احسن التحریر علی اخبث التقریر
یعنی
آئینہ
صداقتِ اہلسنت
از قلم
حضرت علامہ محمد حسن علی رضوی بریلوی
ناشر
ادارہ غوثیہ رضویہ لاہور پاکستان

یا اللہ جل جلالہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۷۸۶
۹۲

مخالف جس قدر چاہیں کریں کوشش گھٹانے کی

قیامت تک رہے گا بول بالا اہلسنت کا

مخالفینِ اہلسنت کے شرمناک الزامات و افترائات کے مدلل و متحقق سنجیدہ و متین جوابات

احسن التحریر علی اخبث التقریر

یعنی

خودساختہ مناظر مولوی یوسف رحمانی کی خرِدماغی کا آپریشن

از قلم قاطع بدمذہبیت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی مدظلہ العالی

ناشر

ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور

نام کتاب ——— احسن التحریر علیٰ اخبث التقریر

تحریر ——— حضرت مولانا محمد حسن علی رضوی صاحب مدظلہ

خوشنویس ——— عبدالرحمٰن عاجزؔ

اشاعت ——— اوّل

تعداد ——— تین ہزار (۳۰۰۰)

ناشر ——— ادارہ غوثیہ رضویہ لاہور پاکستان

مطبع ——— مڈوے پرنٹنگ پریس

ہدیہ ——— دُعائے خیر اراکین و معاونین ادارہ

——— اور ———

ایصال ثواب بحق امام المناظرین
حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتا صاحب
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

ملنے کا پتہ

ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور

ضروری نوٹ:۔ تین ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔

فہرست

امام اہلسنّت محدّثِ اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہٗ العزیز

کے مشائخِ طریقت

شیخ الانام سیّدنا امام حجۃ الاسلام شہزادۂ اعلیٰحضرت نازشِ اہلسنّت حضرت مولانا شاہ محمّد حامد رضا خانصاحب قادری نوری رضوی بریلوی قدس سرہٗ بانی خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ آستانہ اعلیٰحضرت بریلی شریف

و

سراجُ المشائخ رئیس الاتقیا زین الاصفیا حضرت مولانا خواجہ سیّدنا شاہ محمد سراج الحق صاحب قادری چشتی صابری قدس سرہٗ سجادہ نشین حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے نام

جن کے روحانی فیض و تصرّف سے سیّدنا امام حجۃ الاسلام رضی اللہ عنہ کے ماہِ وصال جمادی الاولیٰ میں اس کتابچہ کی ترتیب و تدوین کی سعادت حاصل ہوئی اور ردُ ابطال باطل کا موقعہ میسّر آیا مولیٰ عزوجل اپنے حبیب و محبوب حضور پُرنور نبی اکرم رسولِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ شرف قبولیت سے مشرف فرمائے۔ آمین!

الفقیر القادری محمد حسن علی الرضوی غفرلہ الولی

یا اللہ جل جلالہٗ — ۷۸۶ / ۹۲ — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ایں نجدیاں کیں بر سرِ منبر تماشہ میکنند

بسمِ اللہِ الرّحمٰنِ الرّحیمِ ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہِ الکریم

اختلاف رائے ایک فطری امر ہے دینی مذہبی مسلکی اور سیاسی امور میں اختلاف رائے ہوتا رہتا ہے مگر اختلاف کی بنیاد دلائل و شواہد و حقائق پر ہونی چاہیے عناد برائے عناد نہ ہو حق و انصاف کا خون نہیں ہونا چاہیے کچھ دن ہوئے کہ بظاہر تو جمعیت طلباء اسلام کی طرف سے "سیرت خیر البشر کانفرنس" کے عنوان سے مدنی مسجد میں ایک جلسہ عام ہوا جس میں دیوبندی مکتب فکر کے مولوی عبید الرحمٰن ضیا اور مولوی یوسف رحمانی صاحب وغیرہ نے خطاب کیا مگر موضوع متعین سیرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے عقائد و معمولات و مسلک اہلسنّت بالخصوص سیدنا امام اہلسنّت اعلیٰحضرت مجدد دین و ملت مولانا شاہ الامام احمد رضا قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ستودہ صفات پر عامیانہ سوقیانہ بازاری انداز میں روافض کا اتباع کرتے ہوئے شدید تبرا بازی اور الزامات و افترائات کی بوچھاڑ کی گئی حوالہ جات

کے بیان کرنے میں نوع بنوع مغالطوں اور خیانتوں کا ارتکاب کیا آیات
واحادیث کے ترجمہ وتفسیر میں تفسیر بالرائے کے مرتکب ہوئے مگر امام اہلسنّت
سرکار اعلحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو پہلے ہی فرما گئے ہیں ؎

مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یونہی
کہ وہی ناوہ رضؔا بندۂ رسوا تیرا

وہابی اہلسُنّت

بڑا تعجب اس بات کا ہوا کہ اس جلسہ میں دیوبندی وہابی حضرات اپنے آپ کو اور اپنے مولوی صاحبان کو اہلسنّت وجماعت اور سُنّی حنفی کہہ رہے تھے حالانکہ اکابر دیوبند نے اپنے آپ کو بڑی شدومد کے ساتھ وہابی ہونے کا اقرار کیا ہے ثبوت ملاحظہ ہوں :

جن دنوں دیوبندی حکیم الامت جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کانپور کے مدرسہ جامع العلوم میں مدرس تھے ..... محلہ کی کچھ عورتیں فاتحہ دلانے کے لیے مٹھائی لیکر آئیں تو تھانوی صاحب نے کہا: ”بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں (ہمارے ہاں) فاتحہ نیاز کے لیے کچھ مت لایا کرو“[1]

جناب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی دیوبندیوں کے ہاں قطب العالم ہیں وہ وہابیت پر اس قدر فریفتہ تھے کہ علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ اعتراف کیا ”محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے وہ عامل بالحدیث تھا شرک اور بدعت

---

[1] اشرف السوانح جلد ۱ صہ ۴۸ ؎

سے روکتا تھا“[1]

دیوبندی سلطان المناظرین مولوی منظور سنبھلی صاحب کہتے
خود اپنے بارہ میں بڑی صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت
وہابی ہیں[2]“

امیر دیوبندی تبلیغی جماعت مولوی محمد زکریا صاحب کا فراخدلانہ اقرار واعتراف بھی ملاحظہ ہو۔ مولوی منظور صاحب کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں ”مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں[3]“

جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی بڑے ہی حسرت بھرے انداز میں فرماتے ہیں اور اپنی ذہنی فکری قلبی اور باطنی وہابیت کا اقرار واعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تنخواہ کر دوں پھر لوگ خود ہی وہابی بن جائیں“[4]

معلوم ہوا یہ حضرات فی الحقیقت وہابی ہیں اور حنفی اس لیے نہیں ہو سکتے کہ کوئی شخص اپنے مولویوں کو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے قسم کھا کر بڑا عالم ومحدث قرار دے وہ حنفی نہیں۔ دیوبندی حضرات مولوی انور کاشمیری صاحب کو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے بڑا عالم دین سمجھتے ہیں ملاحظہ ہو ہفت روزہ خدام الدین میں لکھا ہے ”میں نے شام سے لیکر ہند تک اس (دیوبندی مولوی انور کاشمیری صاحب) کی شان

---

[1] فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱ صہ ۵۵۱ [2] سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی صہ ۱۹۲۔
[3] سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی صہ ۱۹۳ ۔
[4] الافاضات الیومیہ جلد ۵ صہ ۶۷ ؎

کا کوئی محدث و عالم نہیں پایا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر میں قسم کھاؤں کہ یہ (مولوی انور کاشمیری) امام اعظم ابو حنیفہ سے بھی بڑے عالم ہیں تو میں اس دعویٰ میں کاذب نہ ہوں گا“[۱]

مولوی یوسف رحمانی کی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے بیزاری

خود مولوی یوسف رحمانی لکھتا ہے: ”ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ اگر امام اعظم رحمۃ اللہ کا فرمان بھی قرآن و حدیث کے معارض ہوگا ہم اس کو بھی ٹھکرا دیں گے“[۲]

یہ ہے مولوی رحمانی کی حنفیت گویا ان کے نزدیک سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے کچھ اقوال و فرامین قرآن و حدیث کے خلاف معارض بھی ہیں۔

مولوی رحمانی خود بھی وہابی کا مفہوم و معنی دیوبندی لیتے ہیں چنانچہ اپنے مرتبہ کتابچہ سیف رحمانی صفحہ ۵۹ پر ایک عبارت نقل کرتے ہوئے وہابی کے لفظ و مفہوم کی وضاحت کے طور پر لفظ دیوبندی کو بریکٹ میں بند کر کے لکھتا ہے۔

لکھتا ہے وہابی (دیوبندی) رافضی غیر مقلد نیچری قادیانی چکڑالوی وغیرہم ـــــ۔

اسی طرح مولوی رحمانی سیف رحمانی میں ایک اور جگہ الملفوظ

---

[۱] خدام الدین لاہور ۱۸ دسمبر ۱۹۶۴ء [۲] سیف رحمانی ص ۱۰۷

جلد اول سے ایک عبارت ”عرض ایک صاحب نے ایک وہابی کے جنازہ کی نماز پڑھی ایسے شخص کے لیے کیا حکم ہے“۔ اس عبارت میں مولوی رحمانی نے لفظ وہابی کے معنی و مفہوم کی وضاحت کے لیے لفظ وہابی کے ساتھ لفظ دیوبندی بریکٹ میں بند کر کے تسلیم کر لیا کہ وہ وہابی ہیں سُنّی حنفی نہیں ہیں۔ لیکن اس سیرت خیر البشر کانفرنس جس میں سیرت خیر البشر کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا خود کو دورانِ تقریر سُنّی حنفی ظاہر کیا ہے جو مذکورہ بالا حقائق و شواہد کی روشنی میں سراسر خلافِ واقعہ ہے۔

مولوی یوسف رحمانی کی لاعلمی و بے خبری

مولوی یوسف رحمانی نے اپنے منہ میاں مٹھو بننے کے لیے مناظروں میں اپنی فرضی خیالی کامیابیوں کے بلند بانگ دعوے کیے ہیں حالانکہ یہ بے چارہ مشتہر اہلسنّت سلطان المناظرین علّامہ مولانا محمد عنایت اللہ صاحب سانگلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ مولانا علّامہ محمد اشرف سیالوی اور پیرزادہ علّامہ سید مراتب علی شاہ صاحب کا ایک لقمہ بھی نہیں۔ خود ہماری اپنی جامع و ضخیم کتاب برق آسمانی اور ”تکفیری افسانہ“ کا قرضہ اس کے ذمّہ واجب الادا ہے اور یہ دونوں کتابیں پندرہ سال سے نقد جواب کا مطالبہ کر رہی ہیں بہرحال مولوی رحمانی کے بلند بانگ دعوے شیخی و شوخی کے مظاہرے اپنی جگہ، مگر اس نام نہاد مناظرِ اسلام کو تو یہ بھی پتہ نہیں کہ کس دیوبندی مولوی نے یہ لکھا ہے کہ فخرِ عالم علیہ السلام نے فرمایا مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ مولوی یوسف رحمانی مدنی مسجد میں سیرت خیر البشر کانفرنس کے نام پر منعقدہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہتا ہے ”یہ لوگ (سُنّی بریلوی) مولانا اشرف علی

تھانوی پر تہمت لگاتے ہیں کہ انہوں نے لکھا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے۔ حالانکہ یہ روایت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نقل کرتے ہیں۔" ہم کہتے ہیں مولوی یوسف رحمانی کا مطالعہ بالخصوص بہت محدود و کمزور ہے اس کو پتہ ہی نہیں کہ سُنّی بریلوی علماء کیا کہتے ہیں اُن کے اکابر دیوبند نے کیا لکھا ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کیا فرماتے ہیں محض چرب زبانی یاوہ گوئی کے زور پر گھر میں بیٹھ کر مناظروں کا چیمپین بنا پھرتا ہے۔ مولوی یوسف رحمانی اگر یہ ثابت کردے کہ سُنّی بریلوی علماء نے دیوار کے پیچھے کا علم نہ ہونے والی بات مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ذمّہ لگائی ہے۔ ہم مولوی یوسف رحمانی کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ مولوی یوسف رحمانی کو یہ معلوم ہی نہیں کہ دُنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ جناب والا پہلے اپنی اور پھر علماءِ اہلسنّت کی کتابوں کا مطالعہ کیا کرو۔ علماءِ اہلسنّت دیوار کے پیچھے کا علم نہ ہونے والی بات تھانوی صاحب کے ذمّہ نہیں لگاتے یہ بات تو دیوبندی مکتبِ فکر کے عالم مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی تصدیق وتائید کے ساتھ براہین قاطعہ صہ۵۱ پر تحریر فرمائی ہے سُنّی بریلوی علماء آپ کی طرح عقل وعلم سے پیدل تھوڑا ہی ہیں جو بلاوجہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کے ذمّہ لگا دیں باقی رہی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے یہ بات نقل کرنا جس طرح مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے براہین قاطعہ میں آنکھیں بند کرکے شیخ محقق محدث دہلوی قدس سرہٗ کے ذمّہ لگا دی

تھی اسی طرح بلکہ اس سے بڑھکر آنکھیں بند کرکے آپ نے بیان کردی اور خلاف واقع اس روایت کو حضرت شیخ محدث دہلوی قدس سرہٗ کے سر تھوپ دیا حالانکہ شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ العزیز نے اس اشکال کا ردّ فرمایا ہے اصل عبارت یہ ہے:

"ایں جا اشکال می آرند کہ در بعضے روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم من بندہ ام نمیدانم آنچہ درپس ایں دیوار است"۔

اس اشکال کا جواب حضرت شیخ عبدالحق محدث علیہ الرحمہ نے یوں دیا ہے: ———

"جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ است"۔ یعنی مخالفین شان رسالت یہ اشکال لاتے ہیں کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک بندہ ہوں مجھے دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے۔"

اس بات کے جواب میں ان خرافات کا رد کرتے ہوئے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے فرمایا۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ نہ اُن (مخالفین شان رسالت) کی بیان کردہ بات کی کوئی اصل ہے اور نہ ہی یہ روایت صحیح ہے[1] ——"

اس مضمون کے بیان میں مولوی رحمانی نے مندرجہ ذیل فاحش غلطیاں کی ہیں: ———

(۱) یہ کہ سُنّی بریلوی علماء کہتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے

---

[1] مدارج النبوۃ صہ از شیخ علامہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ

لکھا ہے حالانکہ سُنّی بریلوی علماء میں سے کوئی یہ عبارت تھانوی صاحب کے ذمّہ نہیں لگاتا اگر مولوی رحمانی میں دم خم ہے تو ثبوت دے کہ یہ بات کس بریلوی عالم نے تھانوی صاحب کے ذمّہ لگائی ہے ؟

(۲) خود مولوی رحمانی نے غلط طور پر یہ روایت شیخ عبدالحق علیہ الرحمہ کے ذمّہ لگائی کیونکہ مولوی یوسف تو لکیر کا فقیر ہے جس طرح مولوی انبیٹھوی نے براہین قاطعہ میں اندھا دُھند حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا نام لے دیا اسی طرح آنکھیں بند کر کے مولوی رحمانی نے شیخ عبدالحق قدس سرہٗ کے ذمّہ لگا دی اور اس مفروضہ کو حدیث بنا دیا حالانکہ شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ نے دشمنانِ رسالت کے اس اشکال کا جواب دیا ہے رَدِ بلیغ فرمایا ہے.

اور مدارج النبوۃ میں لکھا ہے :-

”نہ اس بات کی کوئی اصل ہے اور نہ ہی یہ عبارت صحیح ہے“ ۔۔۔

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے ۔ خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھیے

مسئلہ نورانیت میں تفسیر بالرائے اسی جلسہ میں مولوی یوسف رحمانی نے قد جاءکم من اللّٰہ نورٌ وکتابٌ مبین کا ترجمہ جذبۂ وہابیت کی نحوست میں مغلوب الغضب ہو کر یوں کیا ۔ آیا اللّٰہ کی طرف سے نور یعنی قرآن مجید“ بس قرآن شریف کو نور کہا گیا ہے اور نور سے مراد قرآن شریف اور حضور نور نہیں ـــــــ ۔ ع

اے تجھکو کھائے تپِ سقر تیرے دل میں کس سے بخار ہے ؟

یہ مولوی رحمانی کی گھر کی تفسیر ہے اور خود ساختہ ترجمہ ہے چلو آؤ اکابر

مفسرین کرام سے پوچھتے ہیں کہ آیۂ مبارکہ قد جاءکم من اللّٰہ نورٌ وکتابٌ مبین سے کیا مراد ہے.

علامہ اسمٰعیل حقی آپ تفسیر روح البیان میں اس آیۂ مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں :-

وَقِیْلَ الْمُرَادُ بِالْاَوَّلِ هُوَالرَّسُوْلُ صلی اللّٰہ عَلَیْهِ وَسلم وَبِالثَّانِی الْقُرْاٰن [۱] یعنی کہا گیا ہے کہ اس آیت میں اوّل یعنی نور سے مراد حضور رسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم اور کتاب مبین سے مراد قرآن ہے

علامہ محمود آلوسی آپ تفسیر روح المعانی[۲] میں لکھتے ہیں : قد جاءکم من اللّٰہ نورٌ عظیم وھو نور الانوار والنبی المختار صلی اللّٰہ علیہ وسلم والیٰ ھٰذا ذھب قتادہ واختارہ الزجاج وقال ابوعلی الجبائی عنی بالنور القرآن لکشفہ واظہارہ طرق الھدیٰ والیقین واقتصر علی ذلک الزمخشری [۳]

اہل علم سے یہ حقیقت مخفی نہیں کہ ابوعلی جبائی رئیس المعتزلہ اور زمخشری امام المعتزلہ ہیں اس سے معلوم ہوا کہ قد جاءکم من اللّٰہ نورٌ وکتابٌ مبین میں نور سے جمہور مفسرین اہلسنّت حضور اقدس صلی اللّٰہ علیہ وسلم

---

[۱] تفسیر روح البیان ص ۵۴۸ جلد اوّل ۔

[۲] تفسیر روح المعانی وہ تفسیر ہے جس کے متعلق مولوی غلام خاں نے سنہری مسجد کالے منڈی ملتان کے جلسہ عام میں کہا تھا کہ یہ تفسیر نہ ہوتی تو ہندوستان قبر پرستوں کی آماجگاہ بن جاتا.

[۳] تفسیر روح المعانی پارہ ۶ ص ۱۶ ؛

کی ذاتِ گرامی مراد لیتے ہیں لیکن فرقہ معتزلہ کے عناصر نور اور کتاب
دونوں سے مراد قرآن عظیم لیتے ہیں اگر دیوبندی مولوی رحمانی بھی معتزلی ہے تو
وہ نور سے مراد قرآن عظیم لے لیکن ہمارے لیے نہ معتزلہ کا قول حجت ہے نہ
یوسف رحمانی کا قول حجت اور دلیل ہے۔ سند المفسرین علامہ محمود آلوسی قدس سرہٗ
مذکورہ آیۂ مبارکہ میں نور اور کتاب دونوں سے مراد حضور نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو لیتے ہیں اور تفسیر روح المعانی میں ہے :۔

ولا یبعد عندی ان یراد بالنور والکتاب المبین النبی
صلی اللہ علیہ وسلم[1]

دو اکابر دیوبند کی شہادت

مولوی یوسف رحمانی کے جو منہ میں آیا کہہ دیا اور وہ ہوا میں اُڑ
گیا لیکن ہم محض وہمی خیالی اور ہوائی باتوں کے قائل نہیں اور جھوٹے
کو گھر تک پہنچا کر چھوڑتے ہیں جس کا مولوی رحمانی کو بخوبی علم اور تجربہ ہے
اور وہ ہمارے کافی مقروض ہیں ہماری دو کتابوں کا جواب ان کے ذمہ
واجب الادا ہے۔ بہر حال نورانیت کے موضوع پر دو مسلمہ و مستند اکابر علماء
دیوبند کی شہادت ملاحظہ ہو۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کی شہادت

یہ صاحب دیوبندیوں کے ہاں قطب عالم
کا درجہ رکھتے ہیں اور مولوی رحمانی نے میلسی کی اپنی حالیہ تقریر میں کلیات
امدادیہ کے حوالہ سے کہا تھا کہ حاجی امداد اللہ صاحب نے فرمایا کہ مسائل

[1] روح المعانی پارہ ۶ صفحہ ۶۸ ۔

شرعیہ میں مولوی رشید احمد گنگوہی کی تحقیق پر عمل کرو وغیرہ بہر حال
قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین کا ترجمہ وہ بھی
یہی کرتے ہیں ۔

"تحقیق آئے ہیں تمہارے پاس اللہ کی جانب سے نور اور کتاب مبین،
نور سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک ہے ...... حق
تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا اور متواتر احادیث سے
ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نہیں رکھتے تھے اور یہ واضح ہے
کہ نور کے سوا تمام اجسام سایہ رکھتے ہیں[1]"۔

نیز صفحہ ۱۵۷ پر لکھتے ہیں :۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھے اپنے نور
سے پیدا کیا اور مومنوں کو میرے نور سے"۔

حضرت ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کو نوری اس لیے کہتے ہیں کہ
آپ سے کئی بار نور دیکھا گیا[2]۔

مولوی یوسف رحمانی کو چاہیے کہ اب وہ ضد و عناد کو چھوڑ کر حاجی
امداد اللہ صاحب کے حکم کے مطابق مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی
کی تحقیق پر عمل کرے اپنی ذاتی و انفرادی رائے اور جارحانہ طرز تخاطب سے
فتنہ و شر پیدا نہ کرے چھوٹا منہ بڑی بات کا مصداق نہ بنے۔

مولوی عبد الماجد دریا آبادی کی شہادت

یہ صاحب بھی دیوبندی مکتب فکر کے بہت

[1] امداد السلوک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی دیوبندی ص ۱۵۶ ۔
[2] امداد السلوک ص ۱۵۷ ۔

بڑے عالم ہیں اور غالباً دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب کے خلیفہ اعظم ہیں ان کی تفسیر بھی مولوی یوسف رحمانی کو دعوت غور و فکر دے رہی ہے دریاآبادی صاحب لکھتے ہیں :

"نور سے اشارہ ہے رسالت محمدی کی جانب اور کتاب مبین سے قرآن کی جانب[1]"

دو معرکۃ الآراء غیر جانبدار حوالے

پیشوائے اہلحدیث غیر مقلدین نہ سُنّی بریلوی ہیں نہ دیوبندی وہابی ہیں امرتسر میں غیر مقلدین وہابیہ سے اہلسنّت کا مناظرہ ہوا تو دیوبندی مولوی ثناء اللہ امرتسری کی پشت پر تھے احناف کے مقابلہ میں دشمنانِ احناف کا ساتھ دیکر حنفیت سے برملا اظہار بیزاری کر رہے تھے علماء دیوبند کے یہی ممدوح مولوی ثناء اللہ امرتسری بھی حق کی ہیبت سے برملا پکار اُٹھے اور قد جاءکم من اللہ نورٌ و کتابٌ مبین کا ترجمہ یوں کیا "تمہارے پاس اللہ کا نور اور روشن کتاب آئی"۔

مسٹر رحمانی والا خود ساختہ ترجمہ نہ کیا کہ آیا اللہ کی طرف سے نور یعنی قرآن مجید۔ بلکہ تفسیر ثنائی میں ثناء اللہ صاحب نے واضح اور غیر مبہم لکھا :
"تمہارے پاس اللہ کا نور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور روشن کتاب قرآن شریف آئی[2]"۔

علامہ ڈاکٹر حامد حسن بلگرامی الجامعہ اسلامیہ بہاولپور

یہ صاحب لکھتے ہیں :

[1] ترجمہ و تفسیر ماجدی جلد اوّل صہ ٢٤٤ حاشیہ ٧٣۔
[2] تفسیر ثنائی جلد اوّل صہ ٣٦٢ ؁

"بیشک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آچکا (یعنی نبی آخر الزمان) اور کتاب روشن (یعنی قرآن پاک)[1]"

مولوی یوسف رحمانی تو حضور نبی اکرم رسول محترم سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نور مانتے ہوئے تھر کتے کانپتے اور بدکتے ہیں لیکن اکابر علماء دیوبند مولوی رشید صاحب کو نورِ مجسّم مانتے ہیں اور کوئی مولوی یوسف رحمانی جیسا ڈھیلچر ملاّں نہیں بلکہ دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب، رشید احمد گنگوہی کو نورِ مجسّم مانتے ہیں۔

مولوی رشید احمد گنگوہی نورِ مجسّم

مولوی گنگوہی صاحب کا انتقال ہوا تو اسیر مالٹا نے فوراً ایک مرثیہ مرتّب کیا جس کو نہ صرف دیوبند بلکہ پاک و ہند کے دیوبندی کتب خانے اور اشاعتی ادارے مسلسل چھاپ رہے ہیں۔ اس مرثیہ کا ایک شعر ملاحظہ ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور نہ ماننے والے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور ماننے والوں پر مشرک و کفر کے فتاوےٰ لگانے والے علماء دیوبند کے شیخ الہند محمود الحسن کس فراخدلی سے اپنے پیشوا کو "نورِ مجسّم" قرار دے رہے ہیں لکھا ہے ؎

چھپائے جامۂ فانوس کیونکر شمع روشن کو
تھی اس نورِ مجسّم کے کفن میں وہ ہی عریانی

ممکن ہے کہ جوڑ توڑ ہیرا پھیری بہلانے بازی کا پیکر مولوی یوسف رحمانی کہہ دے اجی یہ تو شعر ہے شاعری میں نورِ مجسّم کہنے سے شرک لازم

[1] تفسیر فیوض القرآن از مولانا عبد الصمد فاروقی مرتبہ ڈاکٹر حامد حسن بلگرامی صہ ٢٣٩ ؁

نہیں آتا تو رحمانی جی کو کان سے پکڑ کر مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب
کے سوانح نگار اور تذکرۃ الرشید کے مصنف مولوی عاشق الٰہی میرٹھی کے
پاس لیے چلتے ہیں بینائی کمزور ہو تو خوردبین کے شیشے والی عینک لگا کر پڑھ
لو یہ تذکرۃ الرشید ہے اور یہ اس کا صفحہ نمبر ۳ ہے۔

"بس بے نظیر شیخ وقت اور بے عدیل قطب زماں کی سوانح کوئی لکھے
تو کیا لکھے بھلا جس مجسّم نور اور سر تا پا کمال کا عضو عضو اور رواں رواں ایسا
حسین ہو کہ عمر بھر ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے سے بھی سیری نہ ہو سکے اس کے
کوئی محاسن بیان کرے تو کیا کرے۔"[1]

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نورِ مجسّم ماننے پر کفر و شرک کے
فتاویٰ لگانے والو۔

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر
اپنے بیگانے ذرا پہچان کر

دیوبند کے چار نوری وجود

مولوی یوسف رحمانی کے پسندیدہ مولویوں میں غلام خان
پنڈوی علیہ ما علیہ کے علاوہ عبارات اکابر کے مصنف سرخراب گکھڑوی
بھی ہیں کیونکہ وہ بھی رحمانی کی طرح ڈینگیں مارنے اور گپیں ٹھوکنے
کے ماہر ہیں وہ اور دوسرے چھوٹے موٹے اونے پونے مرفوع القلم مُلّاں
شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں
"دیوبند میں چار نوری وجود ہیں ان میں سے ایک (انور) شاہ صاحب ہیں"[2]

۱؎ تذکرۃ الرشید پہلا حصہ صفحہ ۳ ۲؎ عبارات اکابر صفحہ ۳۷ و چٹان لاہور ۳ دسمبر ۱۹۹۲ء صفحہ ۱۹ وغیرہ

مولوی احمد علی نورِ خُدا

یہ مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ قطب الاقطاب جامع شریعت و طریقت
حضرت مولانا احمد علی صاحب اللہ تعالیٰ کے انوار میں سے ایک نور تھے......
اگر تو صاحب بصیرت ہے تو اچھی طرح دیکھ کہ اللہ کا نور ولی اللہ (مولوی احمد
علی) میں چمکتا ہے۔"[1]

مولوی یوسف رحمانی صاحب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
نور کہنے سے آپ کا دل دہل جاتا ہے اپنے مولوی مُلّاؤں کو نورِ مجسّم، نورِ خدا
کہنے سے آپ کا کلیجہ کیوں نہیں پھٹتا اور شرک و کفر کے فتاویٰ کیوں بھول
جاتے ہیں؟

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر بات کریں گے تو شکایت ہوگی

مسئلہ بشریت

حضور اقدس سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریّت مقدسہ
کا انکار کسی بھی سُنّی بریلوی عالمِ دین نے نہ کیا اس
مسئلہ پر مخالفین کے چھوٹے بڑوں نے شدید ٹھوکریں کھائی ہیں اور آج کل
کے اونے پونے دیوبندی مقررین و مناظرین کو نہ اپنے اکابر کے مسلک کا
پتہ نہ اس باب میں ہم اہلسنّت کے علمائے کرام کے عقیدہ و مسلک کا پتہ یہی
وجہ ہے کہ مولوی یوسف رحمانی اپنی تقریر میں بار بار کہہ رہا تھا "مولوی
احمد رضا خاں نے۔ مولوی نعیم الدین مراد آبادی نے۔ مفتی احمد یار گجراتی نے
حضور علیہ السلام کو بشر مانا ہے"۔ ہم کہتے ہیں تمہیں اور کیا چاہیے؟ حضور اقدس

۱؎ رسالہ خدام الدین لاہور ۲۴ مئی ۱۹۹۲ء ص ۳

سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس بشریت اور نورانی عبدیت کا انکار اکابر اہلسنّت نے کب کیا کس کتاب میں کیا؟ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ بشر بشر اور بھائی بھائی کہہ کر پکارنا بے ادبی گستاخی ہے۔ بشر تو تمہارا باپ بھی ہے بشر تو مولوی قاسم نانوتوی بھی تھا۔ بشر تو گنگوہی اور تھانوی بھی تھے۔ کیا تم نے ان کو بھی بشر اور بھائی کہہ کر پکارا؟ جیسا کہ مولوی رحمانی گلہ پھاڑ پھاڑ کر چلاّ چلاّ کر بار بار مکرر در مکرر بشر بشر بشر بشر کہہ رہا تھا۔

اعلیحضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کا خطبہ رضویہ ملاحظہ ہو خطبہ نماز جمعہ خطبہ تقریر خطبہ نکاح جملہ خطبات میں عبدہٗ و رسولہٗ موجود ہے پھر بات کا بتنگڑ کیوں بنایا جا رہا ہے۔ ذرا حدائق بخشش امام اہلسنّت امام احمد رضا قدس سرہٗ کا نعتیہ دیوان ہی ملاحظہ کر لیا ہوتا تو معلوم ہو جاتا کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیتِ مقدسہ کا کیسا روح پرور بیان ہے فرماتے ہیں ؎

لیکن رضاؔ نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

اور دوسری جگہ فرماتے ہیں ؎

حق یہ کہ ہیں عبد الٰہ اور عالمِ امکان کے شاہ
برزخ ہیں وہ سرِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

اور ایک اور مقام پر اعلیحضرت امام اہلسنّت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ذکرِ معراج ہے ؎

بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا
لمعۂ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا [1]

۱؎ حدائق بخشش از اعلیحضرت قدس سرہٗ ؛

باقی رہا تمہارا بار بار قل انما انا بشر مثلکم پڑھنا اور اس کی رٹ لگانا تو کیا تم یہ ثابت کر سکتے ہو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واقعی حقیقتاً تم جیسے بشر ہیں۔؟

مولوی رحمانی اور اس کے ہمنواؤں کو یاد رکھنا چاہیے کہ آیۂ کریمہ مذکورہ میں قل فرمایا یعنی اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تم فرماؤ۔ تو لوا انہیں فرمایا کہ اے عام لوگو! اے دہلویو۔ اے نانوتویو۔ اے گنگوہیو۔ اے تھانویو۔ اے غلام خانیو۔ اے [illegible] نیو تم بھی حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مثل بشر کہا کرو۔ شاید رحمانی تڑپ کر پڑے اور کہہ دے کہ ہم کب اپنے مثل بشر کہتے ہیں تو میاں لودھروی صاحب تمہارے بڑے بوڑھے کہتے ہیں لکھ موئے ہیں اپنے مذہب کی قرآن ثانی کتاب دیکھ لو صاف صاف لکھا ہے نظر نہ آئے تو خوردبین کا شیشہ لگا کر پڑھ لو۔

"انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو بڑا بھائی اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے" [1]

کسی بزرگ (نبی ولی) کی شان میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو وہی کرو اس میں بھی کمی کرو۔" [2]

تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر بشر بھائی بھائی کہہ کر پکارنا تمہاری اور تمہارے اکابر کی دائمی فطرت و عادت ہے خود تمہاری کیسٹ موجود ہے جس میں بشر بشر بشر بشر کا وظیفہ کیا گیا ہے۔ ذرا ثابت تو کرو کہ کبھی صحابہ کرام نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر اور بھائی کہہ کر پکارا ہو؟

۱؎ تقویتہ الایمان صہ ۴۷، ۲؎ تقویتہ الایمان صہ ۴۸ ؛

بشر بشر کہنا کفار کا طریقہ رہا ہے

قرآن مجید میں بکثرت آیات مبارکہ ایسی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو بشر بشر کہہ کر پکارنا کفار و مشرکین کا طریقہ و عادت تھی ملاحظہ ہو

(۱) فقال الملاء الذین کفروا من قومہ ما نراک الا بشرا مثلنا۔ تو اس قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے بولے کہ ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا بشر دیکھتے ہیں[۱]

(۲) وقال الملاء من قومہ الذین کفروا وکذبوا بلقاء الآخرۃ واترفنٰھم فی الحیوٰۃ الدنیا ما ھٰذا الا بشر مثلکم یاکل مما تاکلون منہ ویشرب مما تشربون ولئن اطعتم بشرا مثلکم انکم اذا لخٰسرون۔ اور بولے اس قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا اور آخرت کی حاضری کو جھٹلایا اور ہم نے انہیں دنیا کی زندگی میں چین دیا کہ یہ تو نہیں مگر تم جیسا بشر جو تم کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے پیتا ہے اور اگر تم کسی اپنے جیسے بشر کی اطاعت کرو جب تو تم ضرور گھاٹے میں ہو[۲]

(۳) قالوا ان انتم الا بشر مثلنا تریدون ان تصدونا عما کان یعبد اٰباؤنا فاتونا بسلطٰن مبین یعنی (کافر) بولے تم تو ہمیں جیسے بشر ہو تم چاہتے ہو کہ ہمیں اس سے باز رکھو جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے اب کوئی روشن سند ہمارے پاس لے آؤ۔[۳]

---

[۱] پارہ ۱۲ سورہ ھود [۲] المومنون پارہ ۱۸ [۳] پارہ ۱۳ - سورہ ابراہیم ؏

(۴) فقال الملؤا الذین کفروا من قومہ ما ھٰذا الا بشر مثلکم یرید ان یتفضل علیکم۔ تو اس قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا بولے یہ تو نہیں مگر تم جیسا بشر چاہتا ہے تمہارا بڑا بنے۔[۱]

(۵) فقالوا انؤمن لبشرین مثلنا۔ تو بولے (کافر) کیا ہم ایمان لائیں اپنے جیسے دو آدمیوں پر[۲]

(۶) قالوا ما انتم الا بشر مثلنا۔ وہ جھٹلانے والے (کافر) بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے بشر۔

مذکورہ بالا آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء کرام کو اپنے مثل بشر کہنا کفار کا طریقہ تھا آج بھی جو لوگ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہتے اور بشر بشر کی رٹ لگاتے ہیں وہ کفار کی راہ پر ہیں ان لوگوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو ظاہر پر قیاس کر لیا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے وتراھم ینظرون الیک وھم لا یبصرون یعنی ظاہری آنکھوں سے تو وہ آپ کو دیکھتے ہیں لیکن دل کی آنکھیں ان کی اندھی ہیں۔

کفار نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور اپنے جیسا بشر کہہ دیا اپنے پر قیاس کر لیا۔ باقی رہی یہ آیہ مبارکہ قل انما انا بشر مثلکم۔ یوسف رحمانی کا اس کو جھوم جھوم کر خرمستیوں کے ساتھ چیخ چیخ کر پڑھنا اور پے در پے بشر بشر بشر بشر کا دورہ پڑنا تو اس کے متعلق ہم عرض کریں گے کہ :-

---

[۱] پارہ ۱۸ - المومنون [۲] پارہ ۱۸ المومنون ؏

قل انما انا بشر مثلکم کے متعلق جمہور مفسرین کرام کی آراءِ عالیہ تو معلوم کی ہوتی، کتب تفاسیر کو تو اُٹھا کر دیکھا ہوتا تھانوی بیان القرآن کی دُنیا سے آگے تو نکل کر دیکھتے، غلام خانی جواہر القرآن سے آگے جہاں صاحب تفسیر خازن اور صاحب تفسیر معالم التنزیل اس کی تفسیر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں

قل انما انا بشر مثلکم قال ابن عباس علم الله تعالٰی رسوله صلی الله علیه وسلم التواضع قل انما انا بشر مثلکم الخ[1] یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تواضع کی تعلیم دی اور یہ کلمات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تواضعاً فرمائے۔ یعنی میں خدا یا خدا کا بیٹا نہیں میرے عظیم و جلیل معجزات دیکھ کر مجھے خدا یا خدا کا بیٹا نہ سمجھ لینا۔

اس موضوع پر ہمارے رسالہ "نورِ مجسم یا بشر مثلکم" میں زیادہ دلائل و شواہد موجود ہیں جو عرصہ ۳۱ سال سے لاجواب ہے۔

بعض مفسرین کرام قدست اسرارہم فرماتے ہیں کہ کفار و مشرکین سے خطاب ہے کلامِ خداوندی میں کوئی نہ کوئی حکمت و علت ہوتی ہے فرمایا اے محبوب! ان کفار و مشرکین سے کہہ دو کہ مجھ سے ڈرو نہیں میرے معجزات دیکھ کر مجھے کوئی اجنبی مخلوق نہ سمجھو میں تمہاری طرح بشر ہوں۔

اگر مولوی رحمانی خود کو کافر مشرک سمجھتا ہے تو اس سے بھی یہ خطاب ہو سکتا ہے، کیونکہ وہ بضد ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کو بشر کہا ہم

---

[1] تفسیر خازن و تفسیر معالم التنزیل جلد ۴ صد ۱۹۳ ؛

ضرور بشر بشر کہیں گے۔ بشر بشر کہہ کر لاؤڈ سپیکر پر سر سے پاؤں تک کا زور لگا کر چیخ چیخ کر اور چلّا چلّا کر کہیں گے

ہم کہتے ہیں رحمانی جی عقل سے دشمنی نہ لو انصاف کا خون نہ کرو حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود کو تواضعاً بشر فرمایا تم کو سرٹیفکیٹ مل گیا میں کہتا ہوں قرآن عظیم میں ہے حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں پڑھا لا الٰه الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ حضرت یونس علیہ السلام خود کو اپنے آپ کو ظالمین میں سے کہہ رہے ہیں کیا معاذ اللہ تم بھی حضرت یونس علیہ السلام کو ظالم کہو گے؟ ہے

اُلٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے

دے آدمی کو موت پر یہ بدادا نہ دے

اشکال باقی رہیں تمہاری چھوٹی موٹی لن ترانیاں کہ حضور اوپر سے بشر ہیں اندر سے نور ہیں وغیرہ وغیرہ

جواب تو میں عرض کروں گا ملئکہ اور سید الملائکہ حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام کے نور ہونے میں کسی کو شبہ نہیں قرآن عظیم میں ہے فتمثل لها بشرًا سویا[1] یعنی نوری فرشتہ سیدنا جبرئیل علیہ السلام حضرت مریم کے سامنے ایک صحت مند انسان کی صورت میں ظاہر ہوا

بتایا جائے انسانی شکل میں آنے کے باعث کیا حضرت جبریل علیہ السلام نوری مخلوق نہ رہے جب حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کی خدمت میں حضرت

---

[1] پارہ ۱۶ — سورہ مریم

جبرئیل علیہ السلام آتے تو بہت بار ایک صحابی کی شکل میں آتے بکثرت
احادیث سے ثابت ہے ۔ آپ نور پر پردہ وحجاب بشریت کے قائل
نہیں لیکن ہماری نہ مانو اپنے قاسم العلوم بانی مدرسہ دیوبند نانوتوی
صاحب کی تو مانو وہ لکھتے ہیں سہ

رہا جمال پہ ترے حجاب بشریت — نہ جانا کچھ کسی نے تجھے بجز ستار[1]

اشکال دل کی بیماری کے باعث ایک ڈھکوسلا یہ بھی چھوڑا جاتا
ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے یہ لوگ حضور کو نوری بنا کر حضور کا
درجہ کم کرتے ہیں ۔

جواب ہم کہتے ہیں قرآن عظیم میں ہے اللہ نور السموٰت والارض
اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا[2]

وہابیو۔ غلام خانیو بتاؤ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو نور کہہ کر اپنا
درجہ انسانیت سے کم کر لیا؟ یہ الٹی منطق الٹی کھوپڑی تمہیں کو مبارک ہو۔

حدیث نور پر خر دماغی

مولوی رحمانی کو چونکہ عظمت وشان رسالت
سے قلبی وفکری بغض وعناد ورثہ میں ملا
ہوا ہے اس لیے مشہور ومعروف حدیث شریف اول ما خلق اللہ
نوری کو بے اصل وبے سند کہہ دیا اور پھر خود ہی نشر الطیب مصنفہ تھانوی
کا حوالہ بیان کر کے خود ہی من مانے ودل پسند معنی کر ڈالے کہ یہاں بھی نور
سے مراد قرآن مجید ہے ۔ نہ نفس مضمون کو دیکھا نہ اسلوب بیان کو ملحوظ
رکھا بہر حال یہ حدیث خود دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے

---

[1] قصائد قاسمی ص۷ ۔

[2] پارہ ۱۸ ــــ سورۂ نور ــــ رکوع ۵ ۔

نشر الطیب میں نقل کی ہے اور دیوبندی قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی
نے فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے ۔

"شیخ عبد الحق (محدث دہلوی) رحمۃ اللہ نے اول ما خلق اللہ
نوری کو نقل کیا ہے اور لکھا ہے اس کی کچھ اصل ہے ۔"[1]

بات ختم ہوئی اب رحمانی اپنے باپ دادوں پڑدادوں کی بھی نہ مانے
تو جائے جہنم میں ۔ مولوی ٹانڈوی صاحب نے بھی یہ حدیث الشہاب الثاقب
ص۴۷ پر نقل کی ہے ۔

حدیث نور کا انکار

مولوی رحمانی نے بڑی ڈھٹائی اور سینہ زوری سے
مشہور ومعروف حدیث شریف یا جابر ان اللہ
تعالیٰ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ کا صاف
انکار کیا ہے اور بے اصل وبے سند بتایا ہے ۔

جواباً عرض ہے اگر مولوی یوسف رحمانی کو ک[illegible] پڑھ کر متعدد
کتب احادیث اور اکابر دیوبند کی تصانیف میں دکھا دیں تو کیا وہ اپنا
کالا منہ کر کے جوتوں کے ہار گلے میں ڈال کر ایک چکر میلسی شہر کا لگائیں گے؟
یہ کیا ہے کہ جو چیز تمہیں نظر نہ آئے وہ دنیا میں ہے ہی نہیں ؟ بفضلہ تعالیٰ
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت مقدسہ پر چہل حدیث لکھی جا سکتی ہے ۔

تحفۃ المقلدین کے نام پر دھوکہ منڈی

ہمیں تعجب وحیرت ہے کہ یہ
لوگ کس قدر سنگدل اور
ڈھیٹ ہیں تردید شدہ الزامات کا بار بار اعادہ کرتے ہیں مولوی یوسف

---

[1] فتاویٰ رشیدیہ ص۳۷۳ ۔

رحمانی نے کہیں سے سُن سُنا کر اپنی سیف رحمانی ص۸۹ میں لکھ مارا تھا کہ سیدنا اعلیحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدگرامی رئیس الاتقیا مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمہ نے تحفۃ المقلدین میں یہ لکھدیا وہ لکھدیا۔ برق آسمانی بر فتنہ شیطانی میں ص۳۱ پر اس کی خرافات اور اس کذب صریح کا مُفصّل و مدلل جواب ہے۔ اعلیحضرت قدس سرہٗ کے والدگرامی مولانا شاہ نقی علی خاں قدس سرہٗ کی کوئی کتاب تحفۃ المقلدین کے نام سے نہیں یہ فرضی کتاب ان کے ذمّہ لگائی جارہی ہے جس طرح صدر و شیخ الحدیث مدرسہ دیوبند مولوی حسین احمد ٹانڈوی اجودھیا باشی نے الشہاب الثاقب میں صفحہ ۹۸ و صفحہ ۹۹ پر اعلیحضرت امام اہلسنّت قدس سرہٗ کے جدِّ طریقت سیدنا شاہ حمزہ قادری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذمّہ خزینۃ الاولیاء۔ اور امام اہلسنّت سرکار اعلیحضرت کے جد امجد امام العلماء مولانا شاہ رضا علی خاں قدس سرہٗ کے ذمّہ ہدایۃ الاسلام لگا کر سراسر افتراء کیا تھا اور حد یہ کہ فرضی جھوٹی خیالی کتابوں کے نام صفحے مطبوعے تک گھڑ لیے خزینۃ الاولیاء کا مطبوعہ کانپور گھڑ لیا اور ہدایۃ الاسلام کا مطبوعہ صبح صادق سیتاپور گھڑ لیا۔ حالانکہ اُن کتابوں کا دُنیا میں کوئی وجود نہیں۔ اسی طرح مولوی رحمانی نے اعلیحضرت کے والدگرامی کے ذمّہ تحفۃ المقلدین لگادی اور سیرت خیر البشر کانفرنس میں ڈنکے کی چوٹ پر چیلنج دے دیا کہ اعلیحضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے والد نے رشید احمد گنگوہی قاسم نانوتوی وغیرہ کو علماء دین مومنین صالحین صادقین مانا ہے اس پر ہم بجز لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور کیا کہہ سکتے ہیں۔

اس سفید جھوٹ کا رد و ابطال ”برق آسمانی“ اور ”برہان صداقت بر دبجدی بطالت“ نامی کتابوں میں ۱۴، ۱۵ سال پہلے ہو چکا ہے اور مولانا

شاہ علامہ مفتی محمد اجمل قادری رضوی حامدی مُفتی سنبھل ضلع مرادآباد ردشہاب ثاقب میں ان فرضی کتابوں کے جھوٹ کا پول کھول چکے ہیں۔ مولوی رحمانی سے ہمارے تردیدی دلائل و حوالہ جات کا تو جواب نہیں بن پڑا اور وہی الزام تراشی دوبارہ سہ بارہ کردی جس کی ہم تردید کر چکے ہیں۔

جھوٹا کون؟

مولوی یوسف رحمانی تحفۃ المقلدین کے حوالہ سے کہتا ہے کہ اعلیحضرت کے والد مولانا نقی علی خاں نے مولوی رشید احمد گنگوہی۔ مولوی قاسم نانوتوی۔ مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کو علماء دین مومنین صالحین صادقین مانا ہے لیکن اس کے برعکس صف اوّل کے اکابر دیوبند میں سے مولوی قاسم نانوتوی مولوی رشید احمد گنگوہی کے ہمعصر مولوی محمد احسن نانوتوی اور دیوبندی مفتی اعظم مولوی محمد شفیع دیوبندی برملا اعتراف کر رہے ہیں کہ اعلیحضرت امام اہلسنّت کے والد ماجد مولانا شاہ نقی علی خاں بریلوی نے ہمیں کافر کہہ دیا، حکم کفر شائع فرما دیا۔ مولوی محمد احسن نانوتوی دیوبندی کی سوانح عمری بنام ”مولانا محمد احسن نانوتوی“ مفتی محمد شفیع دیوبندی کی تائید و تصدیق سے شائع ہوئی ہے اس میں صاف لکھا ہے:

”مگر مولوی (نقی علی خاں) صاحب نے براہِ مسافر نوازی کوئی غلطی تو ثابت نہ کی اور نہ مجھے (مولوی محمد احسن نانوتوی کو) اس کی اطلاع دی بلکہ اوّل ہی حکم کفر شائع فرما دیا اور تمام بریلی میں لوگ اسی طرح (کافر) کہتے پھرے[۱]“

---

[۱] کتاب مولانا محمد احسن نانوتوی ص۸۸

اب ہم مولوی یوسف رحمانی کا اعتبار کریں یا مولوی محمد احسن نانوتوی دیوبندی اور مفتی محمد شفیع دیوبندی کا اعتبار کریں۔ کس کی بات کو صحیح مانیں کس کا یقین کریں کس کا نہ کریں ؟

کس کا یقین کیجئے کس کا نہ کیجئے !
آئی ہیں دیوبند سے خبریں الگ الگ

حفظ الایمان کی گستاخانہ عبارت

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی کی حفظ الایمان کی ایک عبارت یہ ہے۔ "پھر یہ کہ آپ (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی ذاتِ مقدسہ علم غیب کا حکم کیے جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔"[۱]

اس عبارت پر تن تنہا امام اہلسنت اعلحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے کوئی فتاویٰ نہیں لگایا بلکہ یہ عبارت اُس وقت علماء عرب وعجم کے سامنے رکھی گئی "حسام الحرمین" میں علماء و فقہاء عرب وعجم کا متفقہ و مشترکہ فتویٰ ارتداد جاری ہوا اس ناپاک عبارت کو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید گستاخی، بے ادبی، توہین و تنقیص قرار دیا گیا اور پھر الصوارم الہندیہ میں برصغیر پاک و ہند کے سینکڑوں علماء کرام مشائخ عظام نے حکم شرعی

۱؎ حفظ الایمان ص۸ مطبوعہ مطبع علیمی دہلی ٭

واضح فرمایا۔ بے چارہ بے ڈھنگا مولوی یوسف اس گستاخانہ عبارت کی تو کوئی معقول تاویل و وضاحت نہ کر سکا اور نہ ہی حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ کے دلائل کا توڑ کر سکا بلکہ مولوی تھانوی کے ایک خط کا حوالہ دیا جو اس نے مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی چاندپوری کے ایک خط کے جواب میں لکھا تھا اور جس میں تھانوی نے حفظ الایمان کی عبارت سے انکار کرتے ہوئے اس عبارت سے مکمل طور پر لاتعلقی کا اظہار کر دیا۔ اور دربھنگی چاندپوری صاحب کو لکھا :

"مشفق مکرم سلمہم اللہ تعالیٰ السلام علیکم۔ آپ کے خط کے جواب میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے یہ خبیث مضمون کسی کتاب میں نہیں لکھا اور لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا کبھی خطرہ نہیں گزرا (۲) میری کسی عبارت سے یہ مضمون لازم نہیں آتا ...... جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی"۔

دربھنگی چاندپوری سے یہ حماقت ہوئی کہ یہ جواب حفظ الایمان کے ساتھ چھپوا دیا اور بسط البنان کے نام سے حفظ الایمان سے منسلک کر کے شائع کر دیا۔ بسط البنان کہیں مبلغ علم کے حامل مولوی رحمانی کے ہاتھ لگ گئی اور سینہ تان کر میلسی کی سیرت خیر البشر کانفرنس میں کہنے لگا یہ لوگ (بریلوی سُنّی) اعتبار ہی نہیں کرتے تھانوی صاحب تو بسط البنان میں مولانا مرتضیٰ حسن دربھنگی کے نام مضمون میں اس عبارت سے اظہار لاتعلقی فرما چکے ہیں۔ اس مضمون کو خبیث قرار دے چکے ہیں ...... جو

شخص ایسا عقیدہ رکھے (جیسا حفظ الایمان میں مذکور ہے) اس کو
خارج از اسلام قرار دے چکے یہ لوگ مانتے ہی نہیں۔

جناب والا! بسط البنان کے ساتھ حفظ الایمان بھی دیکھ
لی ہوتی اس میں وہ عبارت بھی موجود ہے جس کو تھانوی صاحب
خبیث قرار دے رہے ہیں اور اس کے قائل کو خارج از اسلام بتا رہے
ہیں اور جس عبارت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص قرار دے رہے ہیں
وہ مضمون حفظ الایمان میں موجود ہے، موجود ہے، موجود ہے، موجود ہے
حفظ الایمان اور بسط البنان ہمارے پاس لے آؤ ہم دکھانے کو تیار ہیں
نہ دکھا سکیں تو دس ہزار روپیہ انعام۔ اس میں بل کھانے اور تڑپ
جانے کی کیا بات ہے خود ہی وہ مضمون لکھ رہے ہیں اور خود ہی اس
عبارت کو خبیث اور تنقیص رسالت قرار دے رہے ہیں۔

دوسرا امکان بنایا ہے رہنے کو یار نے
آیا کوئی ادھر تو ادھر سے نکل گئے

اور مولوی رحمانی جی کو یہ بھی معلوم ہو کہ بسط البنان کے آگے
تغییر العنوان بھی ہے جس میں مولوی معین صاحب حیدر آباد دکنی
کی تجویز پر تھانوی صاحب نے اپنی حفظ الایمان محولہ بالا عبارت کو
یوں بدل دیا:۔

"اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی کیا تخصیص ہے مطلق بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل ہیں"۔[1]

---

[1] تغییر العنوان ص ۲۲ مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ دیو بند۔

حالانکہ پہلے عبارت یوں تھی "اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو
اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر
صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے"۔

مولوی یوسف رحمانی بتائے اور جواب دے کہ اگر اس عبارت
میں بے ادبی و گستاخی اور حضور علیہ السلام کی تنقیص و توہین نہیں تھی
تو پھر تغییر العنوان میں تھانوی صاحب نے عبارت کو کیوں بدلا؟
جب یہ ثابت ہو گیا تھا کہ یہ عبارت شدید گستاخانہ ہے تو پھر علی الاعلان
توبہ کرنا چاہیے تھی۔ اس میں شرم کی کیا بات تھی۔ پہلی گستاخی سے توبہ
کیے بغیر عبارت محض بدلنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔

ع خود بدلتے نہیں تحریر بدل دیتے ہیں
کس قدر ہیں فقیہائے نجد بے توفیق

مشکل کشا

صورت الحمیر میں یہ بھی کہا گیا کہ کوئی مشکل کشا نہیں کوئی
حاجت روا نہیں کوئی مددگار نہیں۔ واقعی تمہارا کوئی نہیں
نہ اس جہان میں نہ اس جہان میں۔

ع آفتوں میں پھنس گئے ان کا سہارا چھوڑ کر

مگر مولوی جی ہم یہ بتا دیتے ہیں کہ مطالعہ کے میدان میں آپ
نابالغ و کم سن ہیں ذرا اپنے اکابر کی کتابیں بھی پڑھا کرو کیونکہ تمہارا
وہ عقیدہ نہیں جو اکابر دیوبند کا ہے۔ اب ہم اس زیر بحث موضوع
پر گفتگو کریں تو پمفلٹ سے کتابچہ بنا ہے اور کتابچہ سے کتاب ہو جائے
گی اور پھر ہم اگر قرآن و حدیث سے دلائل دیں تو تم پر اتنا اثر نہ ہو
گا جتنا اکابر دیوبند کا لہذا ہم اکابر دیوبند کے تین معرکۃ الآراء حوالوں پر

اکتفا کرتے ہیں تو لیجئے بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی
مختار کل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مدد کے لیے پکارتے ہوئے کہتے ہیں۔

ع مدد کر اے کرم احمدی کے تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی وکار
فلک پہ عیسیٰ وادریس ہیں تو خیر سہی
زمیں پہ جلوہ نما ہیں احمد مختار [1]

آپ لوگ یارسول اللہ سے بہت بدکتے ہیں بانی مدرسہ دیوبند
کہہ رہے ہیں مدد کر اے کرم احمدی۔ اے کی عربی یا۔ یا کا معنیٰ اے۔
اے کہہ کر یا کہہ کر وہ مدد مانگ رہے ہیں کس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی صفت کرم سے۔ اور یہ کہ نہیں تیرے سوا قاسم نانوتوی کا کوئی
حامی وکار کہدو کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے حضور علیہ السلام کو مختار
مان کر حاضر ناظر جان کر امداد طلب کی جارہی ہے زمین پہ جلوہ نما ہیں زمیں
سے پوری زمیں مراد نہ کہ مدینہ طیبہ کی مقدس سرزمین اور آیئے دیکھئے
حاجت روا تو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صاحب بھی ہیں۔ دیوبندی
مکتب فکر کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب گنگوہی صاحب کے مرنے
پر اللہ تعالیٰ سے استفسار کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ع

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں یارب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی وجسمانی [2]

معلوم ہوا کہ ان کا روحانی وجسمانی حاجت روا مولوی رشید احمد

---

[1] قصائد قاسمی ص۶ [2] مرثیہ گنگوہی ص۹ ۔

گنگوہی تھا۔ رہا مشکل کشا کا معاملہ تو آپ سیدنا اعلیٰحضرت امام احمد
رضا قدس سرہ کی نہ مانیں اپنے مسلمہ اکابر کی مان جائیں یا کم از کم حضرت
علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا کہنے کی وجہ سے اُن کو بھی مشرک قرار
دیں۔ مولوی رشید احمد گنگوہی امداد السلوک میں مولوی اشرف علی تھانوی
تعلیم الدین میں حسین احمد کانگریسی سلاسل طیبہ میں لکھتے ہیں:

ع کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے رب
ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے [1]

سعودی آئمہ اور سعودی حکومت

سے بھی مولوی یوسف رحمانی اور
عبدالرحمٰن ضیاء نے اپنی عقیدت و
محبت کا اظہار کیا ہے اور اس عنوان سے بھی علماء اہلسنت کے خلاف بازاری
انداز میں زبان طعن دراز کی ہے۔ اوّل تو فضیلت مسجد حرام اور مسجد نبوی
کی ہے آئمہ کی نہیں اگر سعودی نجدی آئمہ کی فضیلت ہوتی تو یہاں پاکستان
میں بھی امام مسجد حرام کے پیچھے نماز پڑھنے والے کو ایک لاکھ نماز اور امام
مسجد نبوی کے پیچھے نماز پڑھنے والے کو پچاس ہزار نماز کا ثواب ملتا۔ مگر
ایسا نہیں ہے۔ ثابت ہوا فضیلت ان مقدس مسجدوں کی ہے۔ رہا سعودی حکومت
اور سعودی نجدی آئمہ کا معاملہ تو سعودیوں نجدیوں کے متعلق اگر ہم نے
حقائق پر سے پردہ اٹھایا اور اکابر دیوبند سے شواہد پیش کیے تو
مولوی رحمانی اور مولوی ضیاء کی آنکھیں باہر آجائیں گی۔ پاک و ہند

---

[1] امداد السلوک ص۱۶۵ از مولوی رشید احمد گنگوہی۔ تعلیم الدین ص۱۳۴ از مولوی اشرف علی سلاسل طیبہ ص۱۲۲ از حسین احمد ۔

کے دیوبندی اپنے اکابر کے موقف و مسلک سے منہ موڑ کر سعودی ریال کی چھنکار پر ناچ رہے ہیں۔ لیکن اکابر دیوبند نے نجدیوں سعودیوں کے عقائد و افکار و اعمال پر اتنا کثرت سے لکھا ہے کہ ہم تلخیص سے کام بھی لیں تو بھی ایک مستقل کتاب بن سکتی ہے یہ مولوی رحمانی ضیاء اینڈ کمپنی کی اپنے اکابر کی کتب سے غایت درجہ لاعلمی اور بے خبری ہے اختصار مانع ہے اس لیے چند حوالوں پہ اکتفا کرتا ہوں۔

جب حرمین طیبین حجاز مقدس پر سعودیوں نجدیوں کا قبضہ ہوا تو دیوبندی مکتب فکر کے ممتاز عالم مولوی بہاء الحق قاسمی دیوبندی امرتسری نے سعودیوں نجدیوں کے رد میں متعدد کتابیں لکھیں جن میں نجدی تحریک پر ایک نظر" اور " فتنہ نجدیت کے ڈھول کا پول" بہت مشہور ہیں مولوی بہاء الحق قاسمی نے "نجدی تحریک پر ایک نظر" کتاب میں ص۴-۵ پر نجدیوں سعودیوں کے متعلق اکابر علماء دیوبند کے فتاویٰ و آراء نقل کی ہیں ص۷ سے ص۱۴ تک نجدی سعودی تحریک کے چھ ثمرات لکھے ہیں۔

پہلا ثمرہ: نجدیوں کی کافر سازی اور مشرک گری۔

دوسرا ثمرہ: کتب درود شریف کا تلف اور ختم کرانا۔

تیسرا ثمرہ: صحابہ و اہل بیت کے مزارات اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس سے بے ادبی گستاخی کرنا۔

چوتھا ثمرہ: اسلامی سلطنتوں کی مخالفت و ان کی تباہی و بربادی۔

پانچواں ثمرہ: جزیرۃ العرب پر نصاریٰ کا قبضہ کرانا

چھٹا ثمرہ: انگریزوں کی ابدی غلامی لکھا ہے۔

اور صفحہ ۱۳ پر ابن سعود اور انگریزوں کے معاہدہ کی تفصیلات اور

ہفت دفعات نقل کی ہیں اور ۲۶ نومبر ۱۹۱۵ء کو نجدی سعودی بادشاہ عبدالعزیز السعود اور بی ایڈ کاکس وکیل معاہدہ و نمائندہ برطانیہ خلیج فارس اور چیمسفورڈ نائب ملک معظم وائسرائے ہند اور اے ایچ گرانٹ سیکرٹری حکومت برطانیہ شعبہ خارجیہ و سیاسیات کے دستخط ثبت ہیں۔

اسی لیے اکابر دیوبند کے ممدوح بابائے صحافت مولوی ظفر علیخاں ایڈیٹر "زمیندار" لاہور نے ابن سعود کے متعلق ایک طویل نظم میں لکھا تھا۔

ابن سعود کیا ہے فقط اک حرم فروش
برطانیہ کی زلف گرہ گیر کا اسیر
اسلامیوں پر اس نے برسوائیں گولیاں
پھر کیوں نہ کشتنی ہو زمیندار کا مدیر [1]

مولوی رحمانی آپ ناتجربہ کار نو مولود خود ساختہ مناظر ہیں آپ کا مطالعہ بہت ہی محدود ہے۔ غلام خان راولپنڈوی نے جتنی چابی بھر دی تھی اس سے آگے نہیں جا سکتے۔ دیکھو مولوی بہاء الحق قاسمی دیوبندی امرتسری کی یہ دوسری کتاب "فتنہ نجدیت کے ڈھول کا پول" دیکھو جس کی پیشانی پر واقعات غدار ابن سعود نجدی و عقائد خبیثہ شرذمۂ نجدیہ وہابیہ لکھا ہے جس کے صفحہ ۲ پر نجدیوں کے سیاہ اعمال نامہ کا ایک ورق ص۲ پر غدار ابن سعود کی سیاسی کہانی اخبار زمیندار کی زبانی۔ صفحہ ۷ پر انگریزوں سے دوستی ترکوں سے جنگ۔ صفحہ ۱۱ پر برطانیہ کا پٹھو ابن سعود۔ صفحہ ۱۲ پر نجدیوں کی مذہبی کہانی۔ صفحہ ۱۳ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل

---

[1] نگارستان صفحہ ۲۵۲ از مولوی ظفر علیخاں ایڈیٹر زمیندار۔

ناجائز۔ نبی کریم سے طلب شفاعت حرام۔ صفحہ ۱۵ پر امام رازی اور دیگر اکابر اُمّت کی تکفیر۔ صفحہ ۱۶ پر قصیدہ بردہ شریف پر کفر کا فتوٰی۔ صفحہ ۱۷ پر نجد میں نئی شریعت۔ صفحہ ۱۹ پر نجدیت کا پول جیسے اہم توجہ طلب عنوانات کے تحت سعودیت نجدیت کے بارہ میں اہم و ناقابل فراموش شواہد پیش کیے اور صفحہ ۲۲ پر سعودیوں نجدیوں کے خلاف ایک دیوبندی شاعر مولوی صفی صاحب لکھنوی کی ایک طویل نظم درج ہے جس کا ایک شعر حاضر ہے جو مولوی رحمانی کے قلب و جگر کو پارہ پارہ کر دے گا۔ ؎

خدا غارت کرے ابن سعود دیو سیرت کو
بشر کی شکل گویا کہ یہ شیطان کا جنگل ہے

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی

کے نام سے تو مولوی رحمانی واقف ہوگا یہ علیحدہ بات ہے کہ ان کی کتاب براہین قاطعہ کی عبارت مولوی اشرف علی تھانوی کے نام لگا دیتا ہے۔ بہرحال مولوی انبیٹھوی صاحب دیوبندی نے ایک کتاب بنام "التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف المہند یعنی عقائد علماء دیوبند" شائع کی۔ بل کھاتی ہوئی اس کتاب پر دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی۔ دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب۔ مولوی محمد احمد سابق مہتمم مدرسہ دیوبند۔ مولوی حبیب الرحمٰن نائب مہتمم مدرسہ دیوبند۔ تذکرۃ الرشید کے مرتب مولوی عاشق الٰہی میرٹھی اور مفتی کفایت اللہ دہلوی سابق صدر جمعیت العلماء ہند جیسے مسلمہ اکابر دیوبند کی تائید و تصدیقات موجود و مرقوم ہیں۔ مولوی یوسف رحمانی مُنہ بگاڑ کر اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ اس المہند میں لکھا ہے:۔

(۱) وہابیت خوارج کی ایک جماعت ہے۔

(۲) یہ جماعت قتال کو واجب کرتی۔

(۳) ان کا عقیدہ ہے کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہے وہ مُشرک ہے۔

(۴) انہوں نے اہلسنّت و علماء اہلسنّت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا۔

اب مولوی رحمانی خود بتائے کہ تمہارے اکابر تو کہہ رہے ہیں کہ نجدی سعودی مسلمانوں کو مشرک قرار دیتے ہیں علماء اہلسنت کا قتل کرنے والے ہیں وہ خارجی ہیں اور تم کہتے ہو کہ بریلوی نجدی سعودی آئمہ کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتے محروم رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ ان اکابر دیوبند کے مقابلہ میں تمہاری کیا وقعت و حیثیت ہے؟ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا ———۔

مولوی انور کاشمیری

کو تو مولوی رحمانی بخوبی جانتا ہوگا یہ صاحب خدام الدین کی نظر میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے بڑے عالم و محدث ہیں وہ نجدیت و سعودیت کے بانی محمد بن عبدالوہاب شیخ نجدی کو کیا لکھتے ہیں ملاحظہ ہو۔

اُما محمد بن عبد الوهاب النجدی فانہٗ کان رجلا بلیدا قلیل العلم فکان یتسارع الی الحکم بالکفر۔

یعنی محمد بن عبدالوہاب نجدی (بابائے سعودیت) ایک کم علم کم فہم انسان تھا اس لیے کفر کا حکم لگانے میں اُسے کوئی باک نہ تھا۔[1]

---

[1] مقدمہ فیض الباری از انور کاشمیری ؛

صدر دیوبند مولوی حسین احمد ٹانڈوی

یہ ہیں آپ کے شیخ العرب والعجم کبھی ان کی کتاب الشہاب الثاقب بھی پڑھی ـــــــ؟ الشہاب الثاقب کے ساتھ ساتھ فاضل اجل مولانا شاہ محمد اجمل قادری رضوی مفتی سنبھل کی تصنیف رد شہاب ثاقب بھی پڑھ لینا تاکہ اخ تھو نہ کرنا پڑے بہر حال مولوی حسین احمد صاحب پیشوائے سعودیت ابن عبدالوہاب نجدی اور نجدیت کے متعلق رقمطراز ہیں

صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتدا تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا چونکہ عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اہلسنّت وجماعت سے قتل وقتال کیا ان کے قتل کو باعث ثواب ورحمت شمار کرتا تھا .... سلف صالحین اور متبعین کی شان میں نہایت گستاخی و بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے۔''[1]

ایک جگہ لکھا ہے وہابیہ خبیثیہ ص۵۴۔

بتایا جائے عقائد فاسدہ رکھنے والوں اہلسنّت وعلماء اہلسنّت کے قتل کو ثواب ورحمت سمجھنے والوں بے ادب گستاخ آئمہ نجد کی اقتداء میں نماز کون سے ضابطہ شرعیہ سے جائز ہے ـــــــ؟ تمہارے اکابر نجدیوں سعودیوں پر فتوے دیتے ہیں اور تم ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہو ؎

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں!
ہم اگر بات کریں گے تو شکایت ہوگی

مولوی رحمانی نے مولانا عبدالتواب صاحب کی نقالی میں سوال وجواب

---

[1] الشہاب الثاقب ص۴۲ ⁂

کا سلسلہ بھی دوران تقریر جاری رکھا اور بہت سے بے دلیل الہامی شیطانی فتوے دیئے ؎

فتوؤں کی بات چیت ضروری تو ہے مگر
طرز بیاں میں رنگ فقیہانہ چاہیے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فتویٰ

دورانِ خطاب فتویٰ جاری کیا کہ غیر صحابی کے لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا ناجائز ہے ـــــــ اب اسے کون سمجھائے بے وقوفوں کے بادشاہ یا بادشاہوں کے بے وقوف، قرآن عظیم تو یہ اعلان فرما رہا ہے:ـــــــ

والسّٰبقون الاولون من المھٰجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسانٍ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔

یعنی جو مہاجرین اور انصار ایمان لانے میں سب سے سابق اور مقدم ہیں اور (بقیہ امّت میں) جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اللہ سے راضی ہوئے[1]

پیرو ہونے والوں میں ایک قول یہ ہے کہ قیامت تک وہ ایماندار مراد ہیں جو ایمان واطاعت ونیکی میں اصحاب انصار ومہاجرین کی راہ پر چلیں۔ علاوہ ازیں کتب سلف وصالحین میں حضرات اولیاء کرام علماء وفقہاء ومحدثین عظام کے لیے اُن کے نام گرامی کے ساتھ رضی اللہ عنہ کی کتابت بکثرت معمول ومستعمل ہے ـــــــ لیکن دیوبندی فرقہ میں سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، سیدنا غوث اعظم سرکار بغداد، سیدنا اعلحضرت فاضل بریلوی کے

---

[1] ترجمہ تھانوی پارہ ۱۱ سورہ التوبۃ ص۳۲۲ ⁂

لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھنا ناجائز و منع ہے ـــــ لیکن ان کے اپنے مولویوں کے لیے بالکل جائز ہے ایکدم جائز ہے ہرگز ہرگز منع نہیں ثبوت لیجئے یہ ہے۔ سوانح قاسمی جلد اوّل مولفہ مولوی مناظر احسن گیلانی دیوبندی مصدقہ ننگ اسلاف مولوی حسین احمد ٹانڈوی جس کو حسب ہدایت قاری محمد طیب مہتمم مدرسہ دیوبند دفتر دار العلوم دیوبند سے شائع کیا گیا لکھا ہے:

"مولانا محمد قاسم اور مولانا رشید احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما"۔ [1]

○ اور یہ ہے مولوی رشید احمد گنگوہی کی سوانح عمری تذکرۃ الرشید پہلا حصہ مرتبہ و مولفہ مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی اس میں صاف لکھا ہے:

"اور مولانا محمد قاسم صاحب و مولانا رشید احمد صاحب رضی اللہ عنہما چندروز کے بعد ایسے ہم سبق بنے کہ آخرت میں بھی ساتھ نہ چھوڑا"۔ [2]

حوالہ جات تو بہت ہیں مگر صرف ایک حوالہ اور ملاحظہ کیجئے یہ ہے شمائم امدادیہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی جو بانی مدرسہ دیوبندی مولوی قاسم نانوتوی صاحب، مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کے پیر و مرشد و شیخ طریقت ہیں وہ لکھتے ہیں "امام الائمہ سراج الامۃ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ [3]"

"شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ـــــ لباس عمدہ پہنتے تھے اور کھانا لذیذ کھاتے تھے یہ سب عکس نعماء اخروی تھا اور وہ صفات حق تعالیٰ تھیں"۔ [4]

---

[1] سوانح قاسمی جلد اوّل ص ۲۲۹ مطبوعہ دیوبند [2] تذکرۃ الرشیدیہ حصہ پہلا ص ۲۸
[3] شمائم امدادیہ ص ۸ [4] شمائم امدادیہ ص ۷ ؛

اب مولوی یوسف کی اگلی پچھلی ہر گلی بند ہو گئی اور انکار و فرار کی کی راہیں مسدود ہو گئیں۔

نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال

مولوی رحمانی نے اپنی تقریر پُر تحقیر میں بابائے وہابیت مولوی اسمٰعیل قتیل کی صراطِ مستقیم کی ایک ناپاک و مردود گستاخانہ عبارت کو بھی مرہم پٹی کرنے کی ناکام کوشش کی ہے جس میں مولوی دہلوی قتیل نے لکھا تھا: ـــــ

"زنا کے وسوسہ سے بیوی کے ساتھ مجامعت کا خیال بہتر ہے اپنے شیخ و بزرگ خواہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیوں نہ ہوں کا نماز میں خیال لانا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے سے بھی بدرجہا بدتر ہے ـــــ"۔ [1]

بے چارہ مولوی اس گستاخی کی کوئی معقول تاویل نہ کر سکا صرف یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ خود بخود خیال آجائے تو کوئی بات نہیں مگر خود خیال جان بوجھ کر نہیں لانا چاہیے۔ یہ بکواس اسماعیل دہلوی نے جان بوجھ کر خیال لانے کے متعلق لکھی ہے۔ ہم اس لایعنی تاویل پر بجز اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ ؏

نجدی نے جو بھی بات کی بس واہیات کی

مسلمانو! خدارا غور کرو جب ہم نماز میں ما کان محمدٌ پڑھیں گے۔ محمد رسول اللہ پڑھیں گے۔ عین نماز کی حالت میں التحیات میں السلام علیک ایھا النبی پڑھیں۔ درود شریف میں دو دو مرتبہ اللھم صل علیٰ

---

[1] صراطِ مستقیم فارسی ص ۹۵ صراطِ مستقیم اردو ص ۲۰۱ ؛

محمد وعلی الہ محمد پڑھیں گے تو کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک و
مقدس خیال دُور کر دیں قصداً دل پہ دماغ پر جبر کر کے اس سے توجہ ہٹا
لیں گے —— ؟ غلام خانیوں کو چاہیے ایسی آیات اور التحیات اور
درود شریف نماز سے نکال دیں ورنہ ضرور ضرور ضرور حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کا خیال آئے گا —— اب رحمانی بے چارے کی حالتِ زار یہ
ہے نہ کتب تفاسیر کا مطالعہ کرتا ہے نہ کتب احادیث مبارکہ کا مطالعہ
کرتا ہے۔ جواہر القرآن اور تقویۃ الایمان کے جنگل سے چھٹے تو یہ پتہ چلے
کہ ستاروں کے آگے جہاں اور بھی ہیں —— ہم کہتے ہیں مولوی جی
مطالعہ کیا کرو، کتابیں پڑھا کرو، سنو اور گوش و ہوش سے سنو۔

"حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ حضور
نبی اکرم رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی وہ جلدی سے نماز
پوری کر کے حاضر خدمت اقدس ہوئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
ارشاد فرمایا تم کو آنے میں دیر کیوں ہوئی —— ؟ عرض کیا نماز پڑھ رہا
تھا حضور پاک علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ——
"یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم"

اس سے معلوم ہوا کہ نمازی پر لازم ہے کہ نماز چھوڑ کر حضور کے بلانے
پر حاضر ہو جائے —— بہت سے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ نمازی حالت
نماز میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلانے پر فوراً حاضر ہو جاوے جو
خدمت فرما دیں انجام دے اس کو پورا کر کے پھر بھی نمازی نماز میں
ہے وہیں سے شروع کر دے —— دیکھو قسطلانی شرح بخاری
کتاب التفسیر سورہ حجر۔

اور یہ بات ہے بھی ٹھیک کیونکہ اگر نمازی نے کلام کیا تو کس سے
کیا اُن سے کیا جن کو نماز میں سلام کرنا واجب ہے السلام علیک
ایھا النبی اور اگر کعبہ سے منہ پھرا تو کس کی طرف پھرا اُس کی طرف
پھرا جو کعبہ کے بھی کعبہ ہیں جن کے دم قدم کی برکت سے کعبہ قبلہ بنا۔
قرآن عظیم میں ہے قد نری تقلب وجھک فی السماء
فلنولینک قبلۃ ترضھا فول وجھک شطر المسجد الحرام۔
یعنی اے محبوب ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا
تو ضرور ہم تم کو پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی
ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف"۔

اوائل اسلام میں پہلے بیت المقدس قبلہ تھا یہود نے طعن کیا۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب انور میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش
ہمارا قبلہ بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے
حبیب و محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی کی خاطر کعبہ کو قبلہ بنا دیا
اور اُسی وقت مسجد حرام کی طرف رُخِ انور کرنے کا حکم دیا کعبہ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں قبلہ بنا ہے اور حضور پُرنور صلی اللہ
علیہ وسلم کا پروانہ ہے۔

؎ اور پروانے ہیں کعبہ پہ جو ہوتے ہیں نثار
شمع اک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا

انگوٹھے چومنا

حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
اقدس پر انگوٹھے چومنا بھی وہابیہ نجد و دیوبند
کو گراں گزرتا ہے اور اس عمل پر بھی شرک و بدعت سے کم فتوی ے

نہیں لگتا ——— مولوی رحمانی سے کسی نے پوچھ لیا انگوٹھے چومنا
کیسا ہے جواب ارشاد ہوا ناجائز ہے کوئی ثبوت نہیں ——— گھر کا
راج ہے جسے چاہا ناجائز و بدعت کہہ دیا۔ جسے چاہا شرک قرار دے
دیا مگر کاش کہ مولوی یوسف نے امام ابو طالب مکی کی تصنیف
قوت قلوب علامہ امام اسماعیل حقی قدس سرہٗ کی کتاب تفسیر روح البیان
امام جلال الدین سیوطی حافظ الحدیث کی تفسیر جلالین شریف کا حاشیہ اور
سید الفقہاء علامہ علی قاری علیہ الرحمہ کی موضوعات کبیر پڑھی ہوتی تو
انگوٹھے چومنے کو بدعت و ناجائز قرار نہ دیتا ——— امام ابو طالب مکی
قوت القلوب میں نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام مسجد میں تشریف
لائے۔ حضرت بلال نے اذان کہی اور سیدنا صدیق اکبر عتیق اطہر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے حضور پرنور کے نام اقدس پر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں
پر لگائے اور قرۃ عینی بك یا رسول اللہ پڑھا الحدیث۔[1]
مگر مولوی رحمانی کو کچھ نظر نہیں آتا صرف فتویٰ بازی اور الزام تراشی
ہی کا شوق ہے۔

دیوبندی حضرات حضور نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
اقدس پر انگوٹھے چومنے کو بدعت اور ناجائز وغیرہ قرار دیتے ہیں لیکن
ان کا عقیدہ مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اور مولوی
رشید احمد گنگوہی کے متعلق یہ ہے کہ قیامت کے دن جب دیوبندی اپنی
اپنی قبروں سے مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی قاسم نانوتوی کو

[1] تفسیر روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۹ و حاشیہ تفسیر جلالین ص ۳۵۷ و موضوعات کبیر ص ۶۴

پکارتے ہوئے اٹھیں گے تو جنت کے فرشتے حضرت مالک اور رضوان
دونوں مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی کا نام لینے والوں
کا منہ چوم لیں گے ——— ملاحظہ ہو قصیدہ مدحیہ گنگوہی مرتبہ محمود الحسن
شیخ الہند دیوبند۔[1]

قبر سے اٹھ کے پکاروں جو رشید و قاسم
بوسہ دیں لب کو میرے مالک و رضوان دونوں

صلوٰۃ غوثیہ

کسی نے یہ بھی پوچھ لیا نماز غوثیہ کے متعلق کیا خیال ہے ——— مشین گن چل گئی۔ ناجائز ہے،
ناجائز ہے، ناجائز ہے ——— طوطے کو بس اتنا ہی سبق پڑھایا میاں
مٹھو چوری کھائے گا بس اسی کی رٹ لگاتا رہتا ہے۔ معلوم ہونا چاہیے
نماز غوثیہ کوئی سیدنا غوث اعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ کی
عبادت کا نام نہیں ——— غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو سجدہ نہیں کیا جاتا ———
غوث اعظم کی عبادت نہیں کی جاتی ——— یہ انتساب عرفی ہے جیسے
دیوبندی مکتبِ فکر کے استاذ العلماء مولوی خیر محمد صاحب جالندھری
بانی مدرسہ خیر المدارس نے اپنی مرتب کردہ نماز کی کتاب کا نام "نماز حنفی"
رکھا ہے حالانکہ وہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی عبادت نہ کرتے تھے
نہ امام اعظم کو سجدہ کرتے تھے۔ تو نماز غوثیہ میں بھی دو نفل اللہ تعالیٰ کی
عبادت کے پڑھتے اور اللہ تعالیٰ کو ہی سجدہ کرتے ہیں اس میں بھی
قرآن شریف پڑھا جاتا ہے۔ قصیدہ غوثیہ یا مناقب غوثیہ نہیں پڑھا

[1] قصیدہ مدحیہ گنگوہی ص ۷

جاتا ــــ نماز غوثیہ کو سیدنا ابو الحسن نور الدین اشنطنوفی قدس سرہٗ ــــ علامہ امام علی قاری ــــ شیخ محقق علامہ عبد الحق محدث دہلوی اور دوسرے بزرگان دین نے اپنی اپنی تصانیف میں یوں بیان کیا ہے:

بعد نماز مغرب سُنّتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے بہتر یہ ہے کہ الحمد شریف کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ھو اللہ احد پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کرے پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ بار درود شریف پڑھے اور سلام عرض کرے اور گیارہ بار یہ کہے یا رسول اللہ یا نبی اللہ اغثنی وامددنی فی قضاءِ حاجتی یا قاضی الحاجات پھر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر یا غوث الثقلین یا کریم الطرفین اغثنی وامددنی فی قضاءِ حاجتی یا قاضی الحاجات۔ پھر حضور کے توسل سے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی [1]

یہ ہے وہ صلوٰۃ غوثیہ جس کو مولوی رحمانی قسم کے مولویوں نے کھا جانے والا ھوّا بنا رکھا ہے۔

اکابر دیوبند نے بھی نماز غوثیہ کو شرک و بدعت وحرام قرار نہیں دیا فعل مشائخ بتایا حاجی امداد اللہ صاحب کی تو مولوی یوسف رحمانی مانتا نہیں ــــ میلسی ہی کے جلسہ میں حاجی صاحب سے اظہارِ لاتعلقی کر چکا ہے۔ پیر کی بجائے مریدوں کی مانتا ہے کیوں کہ

[1] نزہۃ الخاطر الفاطر و بہجۃ الاسرار صـ ۱۰۲ و اخبار الاخیار صـ ۲۶ و زبدۃ الآثار صـ ۱۱۵ و تفریح الخاطر صـ ۵۶ ؎

پیر شریعت کو کیا جانے ــــ فقہی مسائل کی تحقیق میں حاجی امداد اللہ صاحب کی بجائے ان کے مرید زیادہ محقق اور وسعت نظر کے حامل تھے اور علمی گہرائی کے زیادہ جاننے والے تھے ــــ بہر حال ہم مولوی قاسم نانوتوی صاحب کی سوانح قاسمی اور مولوی رشید احمد صاحب کے تذکرۃ الرشید دو ایسے حوالے نقل کر رہے ہیں ملاحظہ ہوں:

(۱) "ایک طرف مولوی محبوب علی صاحب تھے جو باوجودیکہ حضرت شاہ عبد العزیز (محدث دہلوی) رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے مگر نفل کی دو رکعتیں جو صوفیوں میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہیں اور حضرت شاہ (عبد العزیز محدث دہلوی) صاحب نے نقل کی اس نماز کو فعل مشائخ قرار دیتے ہیں [1]

(۲) کسی شخص نے پوچھا حضرت بڑے پیر صاحب (غوث اعظم) کا دوگانہ پڑھنا کیسا ہے ــــ؟ فرمایا بھائی حدیث میں تو کہیں نہیں آیا ہاں فعل مشائخ ہے۔ [2]

حلوہ اور کوّا

دیوبندی، وہابی مولوی صاحبان کو حلوہ سے چڑ اور کوّے سے محبت ہے کہ کوّا ان کی مرغوب غذا ہے اور یہ ہمارے دیار میں شہر مضافات میں عام پایا جانے والا کالا دیسی کوّا ان کے نزدیک نہ صرف حلال بلکہ اس کا کھانا ثواب ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتاوی رشیدیہ صـ ۲۹۶ پر صاف لکھا ہے۔

سوال:۔ جس جگہ زاغ معروفہ (مشہور دیسی کالا کوّا) کو اکثر حرام

[1] سوانح قاسمی جلد اوّل صـ ۸۰ [2] تذکرۃ الرشید جلد ۲ صـ ۲۴۷ ؎

جلتے ہوں اور کھانے والے کو بُرا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوّا
کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب ـــــ؟

جواب :- "ثواب ہوگا" ان کے علاوہ مولوی غلام اللہ راولپنڈوی
کا اصل دستخطی ومُہری فتاویٰ ہمارے پاس موجود ہے۔ اور اس
دیسی کالے کوّے کے حلال ہونے پہ اکابر دیوبند کی مُصدّقہ کتاب
بنام "فصل الخطاب فی تحقیق مسئلۃ الغراب" ہمارے پاس موجود
ہے جس میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ـــــ مولوی اشرف
علی صاحب تھانوی ـــــ مولوی محمود الحسن دیوبندی ـــــ مولوی
احمد حسن صاحب امروہوی ـــــ مولوی عزیز الرحمٰن صاحب مفتی
مفتی دیوبند ـــــ مفتی محمد شفیع صاحب کراچوی ـــــ مولوی خلیل احمد
صاحب انبیٹھوی جیسے سرکردہ دیوبندی مولویوں کے مضامین اور
فتاویٰ شامل ہیں۔ سب نے بیک زبان اس دیسی کالے کوّے کو
حلال قرار دیا ہے لیکن مولوی یوسف رحمانی نے حقیقت کا مُنہ چڑاتے
ہوئے اپنی بُلا دوسروں کے سرڈالنے کے لیے علماءِ اہلسنّت کے ذمّے
لگایا کہ ان کے فلاں فلاں علماء کوّا حلال سمجھتے ہیں لعنۃ اللہ
علی الکاذبین۔ اکابر دیوبند کی کتاب کا نام ہے "فصل الخطاب
فی تحقیق مسئلۃ الغراب" دیوبندی مولوی صاحب غراب البقع
(کالا دیسی کوّا) حلال اور کھانا ثواب سمجھتے ہیں جبکہ علماءِ اہلسنّت نے
غراب البقع نہیں بلکہ عقعق حلال لکھا ہے جس کو طحطاوی علی الدر
جلد ۴ صـ ۵۳۲ شامی جلد ۵ صـ ۲۶۸۔ شامی جلد ۲ صـ ۳۰۰ غایۃ الاوطار
جلد ۴ صـ ۱۷ میں حلال لکھا ہے وہ عقعق ہے۔ منتخب اللغات میں

عقعق کو زاغ دشتی لکھا ہے۔ طب کی کتابوں میں عقعق کو مہوکا لکھا
ہے اس کی آواز عقعق عین اور قاف کی ہوتی ہے ـــــ عقعق اور
ہے، غراب البقع اور ہے۔ اس کی مفصّل و مدلّل و متحقق تحقیق ہمارے
جامع پوسٹر میں موجود ہے ـــــ ۱۴ سال سے شائع ہے اور لاجواب ہے۔
ـــــ رحمانی مُلّاں میں دم خم ہے تو اس کے دلائل کا توڑ کرے اور جواب
دے دونوں کو ایک لاٹھی سے نہ ہانکے ـــــ سُنّی بریلوی علماء کی کتب سے
زاغ معروفہ غراب البقع کا حلال ہونا ثابت کر دے تو ہم فی حوالہ ایک ہزار
روپیہ انعام دیں گے۔ ؎

پڑا فلک کا کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

باقی رہا حلوے کا معاملہ، طیب و طاہر پاکیزہ غذا ہے اور پھر جب حلوے
پر قرآن عظیم پڑھا جائے اس کے حلال ہونے میں بھلا کس اہلِ ایمان کو
شک و شبہ ہو سکتا ہے حلوے اور کوّے کی کیا برابری ہے ـــــ؟ مگر
پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا ـــــ کسی کی حلوہ غذا کسی کی کوّا غذا ـــــ
اعلیٰحضرت امام اہلسنّت نے کوّا کھانا ثواب قرار دینے والے اندھے مولو
کے متعلق لکھا ہے ؎

پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شوربے سے ہی کھائے
بٹیر ہاتھ نہ آئے تو زاغ لے کے چلے

آج کل کے فیتن و شرپسند مُلّاں اسٹیج پر حلوے کا مذاق اُڑا
ہیں لیکن اکابر دیوبند کسی نہ کسی طرح چھُپ چھُپا کر ختم دیکر یا بلا ختم حلوہ
لیتے تھے۔ چنانچہ مولوی قاسم نانوتوی صاحب کی سوانح عمری اور سوانح

میں صاف لکھا ہے :

"کراچی سے جہاز بادبانی میں سوار ہوئے تھے رمضان کا چاند دیکھ کر مولوی صاحب نے قرآن شریف یاد کیا تھا اوّل وہاں سُنایا اور جہاز میں کیا سیر تھا بعد عید مکہ پہنچ کر حلوائے مسقط خرید فرما کر شرینی ختم دوستوں کو تقسیم فرمائی۔" [1]

لوجی مولوی رحمانی صاحب بدعت کے سارے نام حلوہ، ختم، شرینی تقسیم کرنا سارے گن لو۔

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بھی میٹھے پر جان دیتے تھے تذکرۃ الرشید میں میٹھے کھانوں میں حلاوت ایمان کا ثمرہ موجود پاتا ہے چنانچہ لکھا ہے :

"حلاوت ایمان کا ایک ثمرہ یہ بھی تھا کہ آپ (مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب) کو میٹھے سے زیادہ رغبت تھی عام آدمی دودھ یا چاء میں جتنا میٹھا کافی سمجھتے ہیں آپ اس کو پھیکا یا کم میٹھا ظاہر کیا کرتے تھے۔ پھلوں میں (تیز میٹھے) قلمی آم (تیز میٹھے) الہ آبادی امرود آپ کو مرغوب تھے۔ شیریں (میٹھے) لوکاٹ اور ملائم (میٹھے) آڑو بھی آپ رغبت سے کھاتے تھے۔" [2]

مولوی رحمانی بتائے کہ حلوے سے زیادہ تیز میٹھا اور شیریں کونسا پھل ہے اور کونسا کھانا ہے گنگوہی صاحب جب چائے اور دودھ میں اوروں سے دوگنا اور تیز میٹھا پیتے تھے وہ حلوے کو کہاں بخشتے ہونگے کیونکہ حلوہ میں برابر کا میٹھا پڑتا ہے جو گنگوہی صاحب کے حسب حال ہوتا ہے۔ کھانے سے دریغ نہیں کرتے ہوں گے مگر چونکہ بدعت کا

---

[1] سوانح قاسمی جلد اول ص۳۸ [2] تذکرۃ الرشید ص۱۷ دوسرا حصّہ ؛

کاروبار بھی کرنا تھا اس لیے حلوے کا نام نہیں لیا۔ دودھ اور چاء اور تیز میٹھے پھلوں اور شیریں لوکاٹوں پر ہی بات ٹال دی بہرحال اس حوالہ سے گنگوہی کی میٹھے سے گہری عقیدت ضرور معلوم ہوئی ضیایا شریف کے حوالہ سے اعلیٰحضرت کے پسندیدہ کھانوں کی فہرست پیش کرنے والے گنگوہی کے کھانوں کو بھی ملحوظ و مدِّ نظر رکھیں۔ کھُلے مشرک ہندوؤں کے تہوار ہولی، دیوالی جو رام چندر۔ سیتا۔ گنش۔ مہادیو وغیرہ سے منسوب چڑھاوا ہوتے ہیں، دیوبندی قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک یہ چڑھاوا ہدیہ تحفہ لینا اور کھانا درست ہے۔

سوال : ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں، پوری یا کچھ اور کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ درست ہے۔ [1]

رنڈی کنجری کی مٹھائی ہضم

عید میلاد گیارہویں شریف کی مٹھائی کو بدعت و حرام بتانے والے اور نیاز و فاتحہ کے حلوہ پر طعن و تشنیع کرنے والوں کا اپنا کردار یہ ہے کہ رنڈیوں، کنجریوں بازاری عورتوں کو تعویذ دیتے مٹھائی وصول کر کے ہضم کر جاتے ہیں ملاحظہ ہو

"ایک رنڈی اپنی چھوکری کو جو سیانی (بالغہ) تھی اپنے ہمراہ لائی اور مولانا محمد قاسم (نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند) رحمۃ اللہ علیہ . . . . . سے عرض کی یہ میری چھوکری ہے اور مدت سے بیمار چلی جا رہی ہے میری اوقات

---

[1] فتاویٰ رشیدیہ ص۲۷۴ ؛

اسی پر ہے آپ تعویذ یا دُعا کر دیجئے ۔۔۔۔۔ (نانوتوی صاحب نے) اس
سے فرمایا کہ اوپر چپارے میں ایک بزرگ ہیں تم اُن کے پاس چلی جاؤ ۔ یہ
کنجڑی اور اس کی سیانی بیٹی اوپر پہنچی مولانا محمد یعقوب (نانوتوی) نے کہا
کیا ہے؟ اس نے عرض کیا یہ میری لڑکی ہے اس کو مرض ہے اور میری
اسی پر کمائی ہے آپ دُعا یا تعویذ کر دیجئے ۔ مولانا محمد یعقوب نے نہ معلوم
دُعا کی یا تعویذ دیا ۔۔۔۔۔ خُدا کے فضل سے اس چھوکری کو آرام ہو گیا
تو وہ مٹھائی لائی اور سیدھی مولانا کے پاس پہنچی اور ہاتھ جوڑ کر کہا حضرت
آپ کی دُعا سے میری لڑکی کو صحت ہو گئی یہ مٹھائی شکریہ میں لائی ہوں
مولانا نے فرمایا رکھ دو۔ [1]

غور کیجئے! بازاری عورت کی بازاری مٹھائی ان کو منظور اور قبول
ہے اور قرآن عظیم پڑھا گیا گھر کا بنا ہوا پاکیزہ طیب وطاہر حلال کمائی کا حلوہ
حرام ہے ۔ پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا ۔

پکی قبر ہو وے

"دسیں سوہنے نوں وائے نی جو تیرا گذر ہوئے"
نعت کا مذاق اُڑاتے ہوئے خاص مراثیانہ انداز میں
مولوی عبدالرحمٰن ضیاء گا رہا تھا ۔

"انہاں او تھے ہی ڈگ پینا جتھے پکی قبر ہوئے ۔"

اور خود مولوی رحمانی نے بھی مزارات اور خانقاہوں پر عامیانہ تنقید
کی حالانکہ ان دونوں ملاؤں کو کیا پتہ کہ کتب احادیث فقہ میں قبر کس جگہ کو
کہا گیا ہے اور احادیث میں جن اونچی قبروں کی ممانعت کی گئی ہے وہ کونسی

[1] ارواح ثلاثہ صہ ۳۰۷ ؛

قبریں ہیں یہ موضوع ایک مستقل مضمون کا متقاضی ہے مگر چونکہ ؏

نکل جاتی ہے سچی بات منہ سے مستی میں

کے مصداق مولوی رحمانی نے اپنی تقریر میں اعتراف کیا اور بار بار
سیدنا اعلیٰحضرت امام اہلسنّت قدس سرہٗ کی کتاب الزبدۃ الذکیہ حرمت
سجدہ تعظیم کا نام لیا اور اعتراف کیا کہ اعلیٰحضرت نے غیر خدا کے لیے سجدہ
تعظیم حرام قرار دیا ہے اور غیر خدا کے لیے سجدہ عبادت کفر مبین قرار دیا ہے
تو پھر اس لایعنی جھک بازی کا کیا فائدہ ۔۔۔؟ فقہاء کرام نے فرمایا ہے کہ
قبر کے اندرونی حصہ لحد کو پختہ کرنے کی ممانعت ہے اور اُونچی قبروں سے
مراد یہود و نصاریٰ جیسی مینار نما اونچی قبریں ہیں جن کی ممانعت احادیث
میں آئی ہے ۔۔۔

اکابر دیوبند کی قبوری شریعت

اہل سنّت کو قبر پرست قبروں
کا پجاری قرار دے کر اپنا نامۂ
اعمال سیاہ کرنا مخالفین کا روزمرہ کا معمول و مشغلہ ہے لیکن ہم کہتے ہیں

؎ یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر
اپنے بیگانے ذرا پہچان کر

مولوی رحمانی اور مولوی ضیاء ذرا گھر کی خبر لیں اپنے اکابر کے
نامۂ اعمال کو دیکھیں ان کو قبروں سے کیسی والہانہ عقیدت ہے ۔ درحقیقت
اہل دیوبند ہی قبروں کے پجاری اور قبر پرست ہیں جس کا ثبوت یہ ہے
کہ آج تک کبھی کسی سُنّی عالم نے کسی ولی یا پیر فقیر کی قبر کو طور کے برابر
درجہ نہیں دیا ۔۔۔ مولوی محمود الحسن شیخ الہند دیوبند مولوی رشید احمد
گنگوہی کی قبر کو کوہِ طور (جہاں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر تجلّی

فرمائی اور کلام کیا) سے تشبیہہ دیتے ہوئے لکھا ہے ؎

تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہہ
کہوں ہوں بار بار ارنی میری دیکھی بھی نادانی

اس سے بڑھ کر قبر پرستی اور کیا ہوگی ؟ اور جس طرح موسیٰ علیہ السلام نے ربی ارنی کہہ کر اللہ تعالیٰ سے دیدار کرانے کی تمنا اور درخواست کی تھی انہی الفاظ میں مولوی محمود الحسن بار بار ارنی کہہ کر مرے ہوئے گنگوہی سے دیدار کرانے کی التجا کر رہے ہیں اور اُن کی قبر کو تربت انور کہا جا رہا ہے ۔ اور "تمہاری تربت انور" کہہ کر گنگوہی کو زندہ اور موجود حاضر مان کر ان سے ملتجی ہو رہے ہیں ۔ اور نہ صرف یہ بلکہ مولوی محمود الحسن دیوبندی خانہ کعبہ پہنچ کر بھی گنگوہی کی قبر انور کے درشن کرنے کے لیے بے قرار و مضطرب ہیں ۔ انہیں کعبہ میں سکون و قرار نہیں آ رہا اور کعبہ میں اپنے پیر اپنے مولوی رشید گنگوہی کی قبر اور ان کے شہر گنگوہ کو تلاش کرتے پھرتے ہیں لکھا ہے ؎

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ !
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی [1]

مولوی ضیاء اینڈ رحمانی جی صاحب یہ ہے قبر پرستی ، بے چارے سنی بریلوی تو زیادہ سے زیادہ پھول ڈال کر فاتحہ پڑھتے ہیں ۔ قرآن عظیم کی تلاوت کر کے ان کے توسل سے اللہ تعالیٰ سے دُعا کر کے آجاتے ہیں مگر قبروں کے دیوبندی پجاریوں سے پوچھو تو شیخ الہند مولوی محمود الحسن تڑپ

---

[1] مرثیہ گنگوہی صد ۹ ؎

کر کہے گا اور مولوی ضیاء اور رحمانی دل پکڑ کر رہ جائیں گے کلیجہ شق ہو جائے گا یہ دیکھو مولوی محمود الحسن ، گنگوہی جی کی تربت "اقدس" پر کس طرح تڑپ رہے ہیں اور لوٹ پوٹ ہوئے جا رہے ہیں ؎

تڑپتے تربتِ اقدس پہ اس کی ہیں کہ ہوتی تھی
در دولت پہ جس کے نفس امارہ کی قربانی [1]

قبر دار الشفاء اور مٹی دافع البلاء

مگر حضور غوث اعظم جیلانی ، سیدنا داتا گنج بخش ہجویری ، خواجہ غریب نواز اجمیری قدست اسرارہم کی مقدس نورانی قبور کی نہیں بلکہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کے اُستاد محترم اور مدرسہ دیوبند کے اولیں دَور کے صدر مدرس مولوی محمد یعقوب نانوتوی کی قبر کی مٹی دافع البلاء اور شفاء کا حکم رکھتی ہے کیونکہ یہ دیوبندیوں کے اپنے پیر و استاد ہیں ان میں خدائی طاقت ماننا شرک و کفر نہیں بلکہ عین ایمان ہے ملاحظہ ہو ۔

"مولوی معین الدین صاحب حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے وہ حضرت مولانا کی کرامت (بعد وفات واقع ہوئی) بیان فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ ہمارے نانوتہ میں جاڑہ بخار کی بہت کثرت ہوئی سو جو شخص مولانا کی قبر سے مٹی لے جا کر باندھ لیتا اسے ہی آرام ہو جاتا بس اس کثرت سے مٹی لے گئے جب بھی قبر پر مٹی ڈلواؤں تب ہی ختم ۔ کئی مرتبہ ڈال چکا ـــــ پریشان ہو کر ایک دفعہ میں نے مولانا کی قبر پہ جا کر کہا (یہ صاحبزادہ بہت تیز مزاج تھے) کہ

---

[1] مرثیہ گنگوہی صد ۶ ؎

آپ کی تو کرامت ہوگئی اور ہماری مصیبت ہوگئی یاد رکھو کہ اگر اب
کے کوئی اچھا ہوا تو ہم مٹی نہ ڈالیں گے ایسے ہی پڑے رہیو لوگ
جوتا پہنے ہی تمہارے اوپر ایسے ہی چلیں گے ——— بس اسی دن سے
پھر کسی کو آرام نہ ہوا جیسے شہرت آرام کی ہوئی تھی ویسے ہی شہرت ہوگئی
کہ اب آرام نہیں ہوتا پھر لوگوں نے مٹی لے جانا بند کر دیا۔" [1]

معلوم ہوا مولوی یعقوب نانوتوی اپنی قبر میں زندہ ہے قبر پر آنے
والوں کی سنتا ہے ان کی قبر کی مٹی میں شفاء ہے۔

منکرِ نور کی قبر پر انوار

سید احمد ساکن رائے بریلی بابائے وہابیت و دیوبندیت اسماعیل دہلوی قتیل کے پیر و مرشد
تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کے دونوں منکروں کے
متعلق گفتگو کرتے مولوی احمد علی لاہوری مولوی شمس الحق افغانی کہتے ہیں
"علامہ افغانی نے دریافت فرمایا حضرت (یعنی مولوی احمد علی لاہوری)
کیا وجہ ہے کہ سید (احمد) صاحب (شیخ و مرشد ہیں) کی قبر پر انوار مولانا
(اسماعیل) کی بہ نسبت کم معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت (احمد علی لاہوری) نے
فرمایا ہاں یہ واقعہ ہے کہ میں نے صاحب قبر سے دریافت کیا تو اس نے
کہا کہ میں سید احمد شہید نہیں ہوں میرا نام سید احمد ہے میں مولانا (اسماعیل)
کا مرشد نہیں ہوں۔" [2]

[1] ارواح ثلاثہ مرتبہ مولوی امیر شاہ خان صاحب دیوبندی و مولوی اشرف علی
تھانوی و قاری طیب مہتمم مدرسہ دیوبند ص ۳۲۲ مطبوعہ دیوبند۔

[2] ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص ۴۳ ۞

دیوبندی مولوی کی قبر پر پھول

دیوبندی مولوی انور صابری بسلسلہ تعزیت دیوبندی شیخ التفسیر
احمد علی لاہوری کی قبر پر سے

شعور دانش فکر رسول لایا ہوں — تیری لحد پہ عقیدت کے پھول لایا ہوں
مجھے جواب دعا و لب سلام ملے — خواص سرورِ کونین کا مقام ملے [1]

دیکھئے! مولوی انور صابری دیوبندی مرے ہوئے مولوی احمد
علی کی قبر پر عقیدت کے پھول چڑھا کر خواص سرور کونین کا مقام و منصب
طلب کر رہے ہیں خواص سرورِ کونین کون تھے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم اجمعین تھے ——— گو مولوی انور دیوبندی مولوی احمد علی
دیوبندی کی قبر سے التجا کر رہے ہیں کہ انہیں خواص سرورِ کونین (حضرات
صحابہ) کا مقام و منصب دیا جائے۔ گویا مولوی احمد علی صحابیت کے درجے
اور مقام مرنے کے بعد تقسیم کرنے پر قادر ہے ——— بتایا جائے ان
سے بڑھ کر قبر پرست اور قبروں کا پجاری کون ہوگا ———؟

فتاویٰ مظہری کے نام پر جھوٹ

مولوی رحمانی نے مولانا مفتی شاہ محمد مظہر اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ
علیہ کے فتاویٰ مظہری کے حوالہ سے سینہ تان کر کہا میلاد بدعت ہے بدعت
مذمومہ ہے بدعت مذمومہ ہے ——— مگر جب ہم نے فتاویٰ مظہری کی
ورق گردانی کی تو پتہ چلا کہ مولوی یوسف رحمانی دیوبندی کے لبوں پہ
شیطان نے شہد لگا دیا تھا اور اس نے بے دریغ جھوٹ بولنے میں لذت

[1] خدام الدین لاہور ۲ اپریل ۱۹۶۲ء ۞

محسوس کی۔ ——— مولوی مظہر اللہ صاحب علیہ الرحمۃ نے توفتاویٰ مظہری میں یوں ارقام فرمایا ہے:

○ "بیان ولادت شریف کے ختم پر صرف اس خیال سے کھڑے ہو کر سلام پڑھنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں جب ہمارا سلام پہنچایا جائے تو ہماری تعظیمی ہیئت پیش ہو جائز و مستحسن امر ہے[1]

○ میلاد خوانی بشرطیکہ صحیح روایات کے ساتھ ہو اور بارھویں شریف میں جلوس نکالنا بشرطیکہ اس میں کسی فعل ممنوع کا ارتکاب نہ ہو دونوں جائز ہیں ان کو ناجائز کہنے کے لیے دلیل شرعی ہونی چاہیے[2]

○ میلاد شریف میں نعت پڑھنا اور کھڑے ہو کر سلام پڑھنا بھی جائز ہے[3]

دراصل مولوی یوسف رحمانی نے یہاں سخت ٹھوکر کھائی[4] میلاد دشمنی کے باعث غیظ و غضب میں اندھا ہو کر سوال ۲ کے جواب کو سوال ۱ کا جواب سمجھ لیا اور میلاد شریف کو بدعت مذمومہ بدعت مذمومہ بدعت مذمومہ کا راگ الاپنے لگا۔ حالانکہ دوسرا سوال یہ تھا کہ:

فاتحہ سوم دسواں بیسواں مہینہ چالیسواں دن مقرر کر کے کرنا جائز ہے یا نہیں ——— ؟ مولانا مفتی مظہر اللہ صاحب علیہ الرحمۃ نے جواب میں فرمایا ہاں جائز ہے بشرطیکہ اس کے ساتھ یہ خیال نہ کر لیا گیا ہو کہ ثواب انہی تاریخوں

---

[1] فتاویٰ مظہری ص ۳۳۵ [2] ایضاً ص ۴۳۳ [3] ایضاً

[4] مولانا محمد حسن علی صاحب مدظلہٗ کا یہ فرمانا دیوبندی جوزف شیطان نے ٹھوکر کھائی، مولانا صاحب کا حسن ظن ہے ورنہ تجربہ اور مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ دیوبندی مُلّے ٹھوکر نہیں کھاتے (کیونکہ ٹھوکر غلطی سے کھائی جاتی ہے) بلکہ جان بوجھ کر (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

میں پہنچے گا...... ایسا خیال بدعۃ مذمومہ ہے "۔

بات کچھ بھی کچھ اور ہی بنادی ——— حضرت نے بدعۃ مذمومہ میلاد کو نہ فرمایا۔ فاتحہ سوم چہلم وغیرہ کو نہ فرمایا بلکہ اس خیال کو بدعۃ مذمومہ فرمایا کہ ثواب صرف انہی تاریخوں میں پہنچے گا۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے نجدی کا حسن کرشمہ ساز کرے

حاجی امداد اللہ صاحب

حاجی صاحب اکابر دیوبند مولوی قاسم نانوتوی۔ رشید احمد گنگوہی۔ اشرف علی تھانوی ایسے حضرات کے پیر و مرشد ہیں۔ دُنیا جانتی ہے کہ حاجی امداد اللہ صاحب کے بیشتر عقائد و اعمال اہلسنّت کے تھے۔ حاجی صاحب کی کتابیں۔ فیصلہ ہفت مسئلہ۔ شمائم امدادیہ۔ امداد المشتاق۔ نالۂ امداد غریب مناجات وغیرہ ہمارے اس دعویٰ پر دلیل و شاہد ہیں ——— حاضرین جلسہ میں سے ایک صاحب ہمارے پاس بھی آئے تھے اور ہم نے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے سے متعلق حاجی امداد اللہ صاحب کی کتاب شمائم امدادیہ اور صدر و شیخ الحدیث مدرسہ دیوبند حسین احمد ٹانڈوی کی الشہاب الثاقب سے دو ناقابل تردید حوالے لکھ دیئے تھے مولوی رحمانی کو دوران تقریر یہ رقعہ پیش کر دیا گیا۔ رقعہ مولوی یوسف کے گلے میں مچھلی کے کانٹے کی طرح پھنس کر رہ گیا۔ ع

کیا بنے بات جہاں بات بنائی نہ بنے

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) حرام خوری کرتے ہیں کیونکہ دھوکے اور فریب کے بغیر دیوبندیت اور وہابیت ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتی ؎

مرتا کیا نہ کرتا الشہاب الثاقب ٹانڈوی کے حوالہ کو تو "زاغ معروفہ کالے دیسی کوّا کی یخنی سمجھ کر پی گیا اور شمائم امدادیہ کے حوالہ سے یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ حاجی امداد اللہ صاحب نے کلیات امدادیہ میں لکھا ہے کہ علمی تحقیقی شرعی مسائل کے بارہ میں میری بجائے مولوی رشید احمد گنگوہی کی تحقیق پر عمل کرنا۔ —— گویا مولوی رحمانی دیوبندی کے نزدیک حاجی امداد اللہ غیر معتبر اور ناقابل اعتماد تھے اور حاجی امداد اللہ صاحب کے مقابلہ میں مولوی رشید احمد گنگوہی زیادہ عالم و فاضل محقق و مفتی تھے اور حاجی صاحب علمی و تحقیقی میدان میں بے کس و بے بس و مجبور رہتے مگر اس کا کیا کیجئے کہ بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اور دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں کہ ہم حاجی امداد اللہ صاحب کے معتقد علم کی وجہ سے ہیں۔ تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

"حضرت مولانا محمد قاسم صاحب (نانوتوی) جیسے شخص یہ کہا کرتے تھے کہ میں حضرت حاجی صاحب کا معتقد علم کی وجہ سے ہوں"۔[1]

بتایا جائے کہ مولوی یوسف رحمانی کی گواہی معتبر ہے یا اکابر دیوبند کے سربراہ مولوی قاسم نانوتوی صاحب اور مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی شہادت معتبر ہے جو حاجی امداد اللہ صاحب کے علم کی وجہ سے معتقد تھے۔ چلو مولوی رحمانی اور اس کے حواری حاجی امداد اللہ صاحب کے فتاویٰ پر ہی عمل نہ کریں شرعی مسائل کی تحقیق میں مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتاویٰ پر ہی عمل کریں، کر کے دکھائیں؟

[1] الافاضات الیومیہ جلد ۴ صد ۲۴۱

مولوی رشید گنگوہی کے عقل شکن فتاوی[1]

مولوی موصوف رحمانی اور دوسرے دیوبندی مولوی جو حاجی امداد اللہ صاحب کی بجائے مولوی رشید احمد گنگوہی کو زیادہ عالم و محقق و فقیہہ قابل اعتماد اور حجت مانتے ہیں وہ گنگوہی صاحب کے مندرجہ ذیل فتاویٰ پر عمل کر کے دکھائیں۔ اور یہ بھی بتائیں کہ مولوی گنگوہی صاحب کے ان خود ساختہ بے دلیل الہامی فتوؤں کی بنیاد کیا ہے آیئے ملاحظہ کیجئے اور عمل فرمایئے شرعی مسائل کی تحقیق میں مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتاویٰ پر جن کے علم و تحقیق اور تفقہ فی الدین پر مولوی جوزف کو ناز اور فخر ہے ——

سوال: قبر پر مردے کو ثواب پہنچانا ہاتھ اُٹھا کر درست ہے یا نہیں؟

جواب: ثواب پہنچانے کے لیے ہاتھ اُٹھانے کی ضرورت نہیں اور اگر ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگی تو قبر کی طرف پشت (پیٹھ) کر لینی چاہیے۔[1]

- عیدین میں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کو معانقہ کرنا (گلے ملنا) بدعت ہے۔[2]
- بروز ختم قرآن شریف مسجد میں روشنی کرنا بدعت و نادرست ہے۔[3]
- بنک میں روپیہ داخل کرنا درست ہے خواہ سود لے یا نہ لے۔[4]
- اس زمانہ کی وکالت اور مختانہ حلال نہیں اُن کا کھانا بھی اچھا نہیں۔[5]

[1] فتاویٰ رشیدیہ صد ۲۵۳ [2] ایضاً صد ۴۴۳ [3] ایضاً صد ۴۶ [4] ایضاً صد ۱۸۱ [5] ایضاً صد ۲۵۸

○ منی آرڈر اور ہنڈی میں کوئی فرق نہیں دونوں کا ایک حکم ہے۔ منی آرڈر کرنا سود میں داخل ہے[1]

○ منی آرڈر درست نہیں جیسا ہنڈی درست نہیں دونوں میں معاملہ سود کا ہے[2]

○ کچہری میں جھوٹ بولنا "احیاء حق کے واسطے کذب (جھوٹ بولنا) درست ہے"[3]

○ رشوت دینا درست۔ "دفع ظلم کے واسطے رشوت دینا درست ہے"[4]

○ تعمیر و مرمت مسجد میں شیعہ و کافر (ہندو) کا روپیہ لگانا درست ہے۔[5]

○ روپیہ منی آرڈر سے بھیجنا درست نہیں خواہ اس میں کچھ پیسہ دیئے جائیں یا نہ دیئے جائیں[6]

○ پیر استاد کی برسی منانا (عرس دن یا یوم کے نام سے تقریب منعقد کرنا) ناجائز ہے سنت کے خلاف ہے بدعت ہے[7]

○ شادی اور ختنہ کی روٹی (دعوت) میں ہرگز شریک نہ ہوں نہ اُس کے مکان میں کھانا میں شریک ہوں نہ دوسرے مکان میں کھانا بھیجیں تو لیں[8]

○ (سعودی) عرب اور حرمین میں امور غیر مشروع خلاف کتاب و سنت رائج ہو گئے ہیں تو جواز اُن کا نہیں ہو سکتا[9]

---

[1] فتاویٰ رشیدیہ صہ ۱۸۰ [2] ایضاً صہ ۱۷۹ [3] ایضاً صہ ۲۵۸۔
[4] ایضاً صہ ۲۰۱ [5] ایضاً صہ ۲۰۸ [6] ایضاً صہ ۱۷۹ [7] ایضاً صہ ۱۶۰-۱۶۱۔
[8] ایضاً صہ ۴۵۷-۴۵۸ [9] ایضاً صہ ۴۳۸ ؛

معلوم ہوا سعودی عرب میں بہت سے کام کتاب و سنت کے خلاف ہیں ——۔

○ محرم میں ذکرِ شہادتِ حسنین کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو اور سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبیہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں[1]

○ جس جگہ زاغ معروفہ (مشہور کالا دیسی کوا) کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو بُرا کہتے ہوں تو ایسی جگہ کوا کھانے والے کو ثواب ہوگا[2]۔

عامہ دیوبندیوں وہابیوں کو عموماً اور مولوی جوزف کو خصوصاً مولوی رشید احمد گنگوہی کے ان فتاویٰ پر علی الاعلان عمل کرنا چاہیے خصوصاً کچہریوں میں وکیل کرنا۔ بنک میں روپیہ جمع کرنا۔ منی آرڈر کرنا۔ محرم میں دیکھا دیکھی شہادت کے جلسلے کانفرنسیں کرنا۔ سید احمد اور اسماعیل دہلوی۔ محمود الحسن۔ عطاء اللہ بخاری۔ جھنگوی صاحب کی برسی اور یوم منانا چھوڑ دینا چاہیے۔ کالا دیسی کوا عام کھانا چاہیے۔ کچہریوں میں جھوٹ بولنا چاہیے، رشوت دینا چاہیے، ختنہ اور شادی کی دعوتوں میں نہ جانا چاہیے۔ گنگوہی صاحب کے فتاویٰ پر پورا عمل کرنا چاہیے۔

مولوی گنگوہی کے علم و استعداد کی کہانی انکی اپنی زبانی

ع آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشہ کہیں جسے

مولوی جوزف رحمانی کو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے علم و استعداد

---

[1] فتاویٰ رشیدیہ صہ ۴۳۵ [2] ایضاً صہ ۲۹۶ ؛

اور شرعی مسائل میں ان کی انوکھی تحقیق پر بڑا ناز اور زعم ہے مگر ان کی علمی بے بضاعتی کا مشاہدہ کیجئے ـــــ گنگوہی صاحب کا فتاویٰ رشیدیہ کامل صرف ۵۵۲ صفحات کی کتاب ہے جس کی ہر نیا ایڈیشن چھاپنے والا ادارہ حجامت کرتا رہتا ہے اور کاٹ چھانٹ کر کے اور گنگوہی صاحب کے فتاویٰ کی اصلاح کر کے شائع کرتا ہے مگر اس میں سینکڑوں مقامات ایسے ملیں گے کہ گنگوہی صاحب کی علمی وفقہی بے بضاعتی کا مشاہدہ کرا دیں گے۔ چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں ـــــ جگہ جگہ گنگوہی صاحب کا اعتراف ہے مجھے معلوم نہیں مجھے معلوم نہیں مجھے معلوم نہیں۔

○ حال معلوم نہیں ص ۵۳۶ ـــــ
○ حال معلوم نہیں ص ۴۵۸ ـــــ
○ حال معلوم نہیں ص ۳۸۲ ـــــ
○ حقیقت معلوم نہیں ص ۴۵۸ ـــــ
○ معلوم نہیں ص ۵۲۷ ـــــ
○ حال معلوم نہیں ص ۵۱۰ ـــــ
○ بندہ کو معلوم نہیں ص ۱۸۰ ـــــ
○ یہ حال معلوم نہیں ـــــ معلوم نہیں ـــــ حقیقت معلوم نہیں

کا رونا بہت جگہ رویا گیا۔ یہ ہے ان کی شرعی مسائل میں تحقیق کا حال۔

فتاویٰ رشیدیہ کی حجامت

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے کہ فتاویٰ رشیدیہ کا ہر طابع و ہر ناشر ہر ایڈیشن میں اس کی حجامت کرتا چلا آ رہا ہے۔ دوسری دیوبندی کتب کا بھی یہی حال ہے اور ہمارے پاس ان کی بیشتر کتابوں

رسالوں کے متعدد مختلف ایڈیشن موجود ہیں جن میں حجامتوں کا پتہ چلتا ہے بہرحال سر دست ہم مولوی جوزف کے ان سب سے زیادہ قابلِ اعتماد فقیہ و محدث کے فتاویٰ کی حجامت کی دستاویز پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہو: ـــــ

پہلا حوالہ: مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں: "دار الحرب ہونا ہندوستان کا مختلف علماء حال میں ہے **اکثر دار السلام کہتے ہیں** اور بعض (چند) دار الحرب کہتے ہیں"[1]

دوسرا حوالہ: اب دیوبند سے چھپنے والے فتاویٰ رشیدیہ میں کی گئی کارستانی ملاحظہ ہو لکھتے ہیں: "ہند کے دار الحرب ہونے میں اختلاف علماء کا ہے بظاہر تحقیق بندہ کی خوب نہیں"[2]

اس ایڈیشن میں **اکثر دار السلام کہتے ہیں** کو چٹ کر گئے۔

تیسرا حوالہ: اور اب ایچ۔ ایم سعید کمپنی کراچی کا شائع کردہ ایڈیشن ملاحظہ ہو اس میں مولوی گنگوہی صاحب کے فتاویٰ کی حجامت کرتے ہوئے گنگوہی صاحب کی یوں اصلاح کی گئی۔

"سب ہندوستان بندہ کے نزدیک دار الحرب ہے"[3]

؎ خود بدلتے نہیں فتووں کو بدل دیتے ہیں
کس قدر ہوئے ہیں فقیہان نجد بے توفیق

اس ہاتھ کی صفائی اور کاریگری کا ایک نمونہ اور ملاحظہ ہو فتاویٰ رشیدیہ کے قدیم ایڈیشنوں میں ایک سوال و جواب یوں ہے:

---

[1] فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص ۷ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز قرآن محل کراچی۔
[2] فتاویٰ رشیدیہ مکمل مطبوعہ دیوبند ص ۱۸۳ [3] فتاویٰ رشیدیہ کامل ص ۲۹۲

سوال : گائے کی اوجھڑی اور بکرے کے کپورے کھانے درست ہیں یا نہیں ؟

جواب : درست ہیں ۔[1]

قدیم کے مقابلہ میں اب جدید ایڈیشن ملاحظہ ہو ۔ حجامت ہوگئی ۔

سوال : گائے کی اوجھڑی اور بکری کی کھیری کھانی درست ہے یا نہیں ـــــ ؟

جواب : درست ہیں ۔

سوال بدل دیا جواب نہ بدلا مگر چور پھر بھی پکڑا گیا کیونکہ گائے کی اوجھڑی اور بکری کی کھیری کھانی درست ہے پر جواب درست "ہیں" مناسب نہیں یہ "ہیں" کپوروں کے ساتھ تھا اوجھڑی کھیری کے ساتھ "درست ہے" ہونا چاہیے تھا ـــــ بہرحال فتاویٰ رشیدیہ کی جگہ جگہ سے انگریزی حجامت ہوگئی کیونکہ وہ انگریز کے وفادار و جانثار بھی تھے ۔[2]

ہمارا مدعا ثابت ہوگیا اگر گنگوہی صاحب ایسے ہی رفیع الشان فقیہہ اور محدث و مفتی ہوتے تو دیوبندی اشاعتی ادارے اُن کی اصلاح کیوں کرتے ـــــ ؟

یہ عنوان ایک مستقل باب بلکہ مستقل کتاب کا متقاضی ہے جس میں انکی اپنی کتابوں میں ان کی اپنی تحریفات بیان کی جاسکتی ہیں ۔

---

۱ فتاویٰ رشیدیہ قدیم چھاپہ ۔
۲ تذکرۃ الرشید ؛

بخاری، مسلم، ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، ابوداؤد

بار بار پورا زور لگا کر احادیث مبارکہ کی ان کتابوں کا اس انداز میں نام لیا اور ذکر کیا گیا جیسے مُلّاں جوزف حافظ الحدیث ہے اور پوری صحاح ستہ اس کی نوک زبان پر ہے مگر ایک حدیث کی بھی تلاوت نہ کر سکا اور اُلٹا چیلنج اہلسنّت کو یہ دیا کہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ ابوداؤد میں یہ دکھاؤ کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہو میں حاضر ناظر ہوں ۔ مجھے علم غیب ہے ۔۔۔۔۔ وغیرہ وغیرہ

حالانکہ بخاری مسلم ترمذی وغیرہ میں دیوبندیوں وہابیوں کو خود یہ دکھانا چاہیے کہ معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود یہ فرمایا ہو کہ میں مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں[1]

رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا ۔[2]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی حدیث صحاح ستہ میں فرمایا ہو کہ میرا خیال نماز میں گدھے اور بیل کے خیال سے بھی بدتر ہے[3]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہو کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ۔[4]

شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت (علم غیب) نص سے ثابت ہوئی ۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے[5]

---

۱ تقویۃ الایمان ۲ ایضاً ۳ صراطِ مستقیم ۔
۴ براہین قاطعہ ۵ ایضاً ؛

حب سے علماء دیوبند سے ہمارا (حضور علیہ السلام کا) معاملہ ہوا ہم کو یہ (اُردو) زبان آگئی ہے[1]

اللہ چاہے تو کروڑوں نبی ولی جن اور فرشتہ جبرئیل اور (میں) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے[2]

جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں[3]

حضور علیہ السلام نے یہ فرمایا ہو کہ عوام کے خیال میں رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخیر زمانہ میں بالذات (حضور کی) کچھ فضیلت نہیں[4]

حضور نے کہیں صحاح ستہ کی حدیث میں یہ فرمایا ہو۔ بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی اور نبی پیدا ہو جائے تو میری خاتمیت میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔[5]

صحابہ کرام میں سے جو کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون و مردود تو ہوگا مگر اہل سنّت وجماعت سے خارج نہ ہوگا[6]

لفظ رحمۃ للعٰلمین میری صفت اور خاصہ نہیں مولوی بھی رحمۃ للعٰلمین ہوں گے[7]

کالا دیسی کوّا کھانا ثواب ہے[8]

حضور علیہ السلام نے یہ فرمایا ہو لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اور اللھم صلی علیٰ سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی حالت خواب اور بیداری میں پڑھنے پر تسلی دینا کہ تم

---

[1] براہین قاطعہ [2] تقویۃ الایمان [3] ایضاً [4] تحذیر الناس [5] ایضاً [6] فتاویٰ رشیدیہ [7] ایضاً [8] ایضاً ؛

جس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ متبع سنّت ہے[1]

بعض علوم غیبیہ میں ..... (میری) حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے[2]

مولوی رحمانی کو چاہیے کہ چیخ چیخ کر چلاّ چلاّ کر بخاری مسلم ترمذی ...... وغیرہ کا نام لینے اور جھوٹا رعب جمانے کی بجائے اپنے اکابر کی مذکورہ بالا گستاخانہ عبارات جن کو تم عین ایمان وعین اسلام اور اپنے دین کی بنیاد سمجھتے ہو بخاری مسلم ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابو داؤد سے ثابت کرو ورنہ ڈوب مرو۔

سُنّیوں پر شیعیّت کا الزام

مُنہ پھٹ زبان دراز عاقبت نا اندیش مُلاّں نے ہم اہلسنّت پر شیعیت رافضیت کا الزام بھی لگایا ہے ہم کہتے ہیں ؎

بندہ پرور یہ کہیں اپنی ہی تصویر نہ ہو

دائی سے پیٹ چھُپا ہوا نہیں ہوتا ــــــ یہ سودا تمہیں بہت مہنگا پڑے گا۔ شیعوں کا نام لینا بھی بھول جاؤ گے۔ یہ بات ہم بڑی مہربانی سے کہہ رہے ہیں ــــــ دہی کے مغالطہ میں چونا نہ کھا لینا۔ ہمارے پاس پچاس سے زیادہ نقد حوالے اکابر دیوبند کی معتبر و مستند کتب کے ایسے ہیں کہ دانت کھٹے ہو جائیں گے ــــــ پہلا انجکشن لگاتا ہوں تاکہ اس موذی مرض سے تمہیں افاقہ ہو چند حوالے ملاحظہ ہوں:

---

[1] الامداد تھانہ بھون [2] حفظ الایمان ص۸ ؛

بانی مدرسہ دیوبند کا خاندان شیعہ ہو گیا تھا

سوانح مولانا محمد احسن نانوتوی کا

مصنف مولوی احسن نانوتوی۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے خاندانی حالات بیان کرتا ہوا لکھتا ہے:

"مولوی محمد قاسم کے پڑپوتے شیخ ابو الفتح تھے جن کے تین بیٹے ہوئے حکیم عبداللہ، شیخ محمد عاقل اور شیخ علاؤ الدین ـــــ حکیم عبداللہ کی اولاد کو دنیوی اعزاز ملا ـــــ شیخ علاؤ الدین کی اولاد علم و امارات میں حکیم عبداللہ اور شیخ محمد عاقل کی اولاد کی برابری کو نہ پہنچ سکی ـــــ انہی شیخ علاؤ الدین کے پڑپوتے شیخ اسد علی تھے جن کے نامور فرزند مولانا محمد قاسم نانوتوی (بانی مدرسہ دیوبند) ہوئے اس طرح اس شاخ کو خصوصی شرف و امتیاز حاصل ہوا ـــــ شیخ محمد عاقل کی اولاد دولت و امارت کے اعتبار سے (مولانا نانوتوی کے) خاندان میں ممتاز تھی مگر اس شاخ نے شیعت اختیار کر لی تھی۔" [۱]

مولوی اشرف علی تھانوی نے امداد الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۲۸، ۲۹ پر شیعوں سے دیوبندی لڑکی کا نکاح جائز لکھا ہے۔ امداد الفتاویٰ جلد دوم ص ۱۲۳ پر شیعہ کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال لکھا ہے ـــــ اور یاد رہے کہ مشہور شیعہ عالم اور وکیل مظہر علی اظہر کی نماز جنازہ مولوی عبیداللہ انور دیوبندی ولد مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی بانی ادارہ خدام الدین نے پڑھائی تھی [۲]

[۱] کتاب مولانا محمد احسن نانوتوی مصدقہ مفتی محمد شفیع دیوبندی ص ۱۵ ـ ۱۶

[۲] خدام الدین لاہور ۸ نومبر ۱۹۷۴ء

مشہور شیعہ مبلغ و مناظر مولوی اسماعیل گوجروی دیوبند کا فاضل اور مولوی خیر محمد جالندھری بانی مدرسہ خیر المدارس کا شاگرد تھا ـــــ مولوی حسین احمد صدر و شیخ الحدیث مدرسہ دیوبند نے میرٹھ میں فسادات کے دوران شیعہ سُنّی بھائی بھائی اور ملتان میں قومی اتحاد کی تحریک کے دوران مفتی محمود نے شیعہ سُنّی بھائی بھائی کا فتویٰ دیا اور اعلان کیا تھا ـــــ بہرحال مولوی جوزف رحمانی کے آرڈر بک کرانے پر ہم مزید کم و بیش پچاس نقد حوالے دیوبندی شیعہ اتحاد کے پیش کر سکتے ہیں ہمیں اسی موضوع پر تیار پائیں گے۔

ع الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

اعلیٰحضرت کے ایمان واسلام پر اکابر دیوبند کی شہادت

مولوی یوسف رحمانی

کے مُنہ پر اکابر دیوبند کا زنّاٹے دار تھپڑ

نام نہاد مولوی یوسف رحمانی نے اکابر علماءِ دیوبند کے برعکس اپنی انفرادی اور ذاتی حیثیت سے سُنّی بریلوی حضرات اور سیدنا اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کافر کافر کافر کہنے کی مہم کا بھی آغاز کیا یہ جاہل مطلق اپنے اکابر دیوبند کے طرزِ عمل و مسلک و موقف سے قطعاً جاہل، لاعلم و بے خبر ہے۔ اس موضوع پر بھی ہم کثیر التعداد حوالہ جات نقل کر سکتے ہیں۔ سردست چند اکابر و مشاہیر دیوبند کے ناقابلِ تردید مُستند حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔

دیوبند حکیم الامت اشرفعلی تھانوی

"ایک شخص نے (اشرفعلی تھانوی) سے پوچھا ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں ——؟ فرمایا

ہاں (ہو جائے گی) ہم اُن کو (بریلویوں کو) کافر نہیں کہتے اگرچہ وہ ہمیں کافر کہتے ہیں [1]

شیخ الحدیث دیوبند و تمام جماعت دیوبند سابق ریاست بہاولپور میں

ایک مسلمان عورت کا شوہر مرزائی ہو گیا تھا اس پر عورت نے عدالت میں شوہر کے ارتداد کی وجہ سے فسخ نکاح کی درخواست دی۔ مقدمہ دائر ہوا اور اس میں حضرت مولانا انور شاہ صاحب سابق صدر مدرس و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کی شہادت کے دوران مرزائی وکیل نے فتویٰ تکفیر کو بے اصل ثابت کرنے کے لیے کہا دیوبندی بریلویوں کو اور بریلوی دیوبندیوں کو کافر کہتے ہیں —— اس پر حضرت انور شاہ صاحب نے فوراً عدالت کو مخاطب کر کے فرمایا **میں بطور وکیل تمام جماعت دیوبند کی جانب سے گذارش کرتا ہوں کہ حضرات (علماء) دیوبند بریلوی حضرات کی تکفیر نہیں کرتے۔** [2]

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند اس میں لکھا ہے "مولوی احمد رضا خاں (بریلوی) اور مولوی حشمت علی وغیرہ کو کافر نہ کہا جائے۔ [3]

اکابر دیوبند کا متفقہ فیصلہ مولوی احمد رضا خاں صاحب نے جب علماء دیوبند کو کافر کہا تو علماء دیوبند نے

---

[1] قصص الاکابر صد ۹۹ مجالس الحکمۃ معرفۃ صد ۱۵۰۔

[2] کتاب حیات انور صد ۳۳۳۔

[3] کتاب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند امداد المفتین جلد ۷ صد ۱۹۲۔

خان صاحب کو جواباً کافر نہ کہا جب ان سے کہا گیا کہ آپ انہیں کافر کیوں نہیں کہتے تو انہوں نے کہا کہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے الزامات میں ہم پر جھوٹ باندھا ہے۔ جھوٹ اور بہتان باندھنا گناہ اور فسق تو ہے مگر کُفر ہرگز نہیں لہذا ہم اس مفتری کو کافر نہیں کہتے [1]

معلوم ہوا اکابر دیوبند کے نزدیک سیدنا امام اہلسنّت سرکار اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی عقیدہ و مسلک اور معمول ہرگز ہرگز کفر و شرک نہ تھا ورنہ وہ ضرور اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ پر حکم کفر و ارتداد لگاتے یہ مولوی رحمانی کی جہالت فاحشہ ہے کہ وہ اپنے جنون و خبط میں بغض و عناد و حسد سے مغلوب الغضب ہو کر امام اہلسنّت مجدد دین و ملت قدس سرہٗ اور مسلمانان اہلسنّت بریلوی مکتب فکر پر کفر کا ناپاک و مردود حکم لگا کر اپنا نامۂ اعمال سیاہ سے سیاہ تر کر رہا ہے اکابر دیوبند و نجد سے ہم سرکار اعلیٰحضرت کے ایمان و اسلام پر بکثرت مستند و معتبر حوالہ جات پیش کر سکتے ہیں اور دماغ میں اس قسم کے حوالوں کا ایک سمندر گو نج رہا ہے لیکن اختصار مانع ہے انہی چند حوالوں پر اکتفا کرتا ہوں اور معاندین و حاسدین سے صرف اتنا کہتا ہوں ؎

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی — خورشید علم اُن کا درخشاں ہے آج بھی
سب اُن سے جلنے والوں کے گُل ہو گئے چراغ — احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے دجل و فریب و فراڈ سے محفوظ رکھے اور مملکت خداداد پاکستان کو خلفشار و انتشار سے بچائے آمین بجاہ سید المرسلین

---

[1] کتاب مطالعہ بریلویت از پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی دیوبندی ص ۲۷۸-۲۷۹

اکرم الاولین والآخرین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ——

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ

سیدنا وشفیعنا ومولانا محمد والہ

—— واصحابہ وبارک وسلم ——

الفقیر محمد حسن علی الرضوی البریلوی غفرلہ الولی

تصدیق جلیل حضرت مولانا غلام حیدر اویسی شیخ الحدیث جامعہ اویسیہ رضویہ میلسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ——

ماشاء اللہ۔ بارک اللہ۔ مولوی یوسف کے جواب میں زیر نظر کتاب بہت مدلل اور لاجواب ہے اللہ تعالیٰ مقبول خاص وعام فرمائے آمین؛ مسلمانوں کو مولوی رحمانی جیسے شرپسند مولویوں سے بچائے۔ حضرت مولانا محمد حسن علی صاحب رضوی مدظلہٗ کے علم و خدمتِ دین کے جذبہ میں برکت عطا فرمائے آمین ثم آمین!

فقیر غلام حیدر اویسی جامعہ اویسیہ رضویہ میلسی

تائید وتصدیق علامہ مولانا اللہ بخش صاحب سعیدی

صدر مدرس مدرسہ مصباح العلوم میلسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ تصدیق کی جاتی ہے کہ حضرت قبلہ مولانا حسن علی صاحب رضوی نے جو کتاب لکھی ہے دلائل اور حقائق سے بھرپور ہے، اور ہر بات کو ثبوت کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس میں مکمل اور مدلل جواب لکھے ہیں ـــــ حضرت موصوف نے نہایت ہی جانفشانی سے کام کیا ہے ـــــ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ موصوف کی کوشش کو منظور و مقبول فرمائے آمین! ثم آمین!

فقیر اللہ بخش سعیدی صدر مدرس مدرسہ مصباح العلوم میلسی

الجواب صحیح فقیر نذر محمد چشتی گل فریدی
خطیب مسجد محمدی میلسی

الجواب صحیح
امیر احمد سعیدی
غفرلہ
خطیب جامع مسجد
ریلوے اسٹیشن میلسی

الجواب صحیح
قاری محمد عطاء اللہ فیضی مدرس
مدرسہ مصباح العلوم میلسی